سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سوموار، 17۔اکتوبر 2022

(یوم الاثنین، 20۔ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شمارہ 31

1815

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17-اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت ودیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون روڈ سیفٹی اتھارٹی پنجاب 2022

ایک وزیر مسودہ قانون روڈ سیفٹی اتھارٹی پنجاب 2022 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- ایک وزیر پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- ایک وزیر پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3- ایک وزیر پنجاب (ساؤتھ) کی سترہ سٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2020-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1816

4- ایک وزیر پنجاب(ساؤتھ)کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2020-2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5- ایک وزیر پنجاب(ساؤتھ)دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلینس کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2020-2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6- ایک وزیر میونسپل کمیٹی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے اکاؤنٹس عرصہ 01-01-2017 تا 30-06-2018کی سپیشل رپورٹ برائے آڈٹ سال2019-2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7- ایک وزیر میونسپل کمیٹی عبدالحکیم، ضلع خانیوال کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

8- ایک وزیر ضلع ساہیوال میں کمپیوٹر/آئی ٹی لیبز کے قیام اور گورنمنٹ سکولوں میں فرنیچر کی فراہمی، کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

9- ایک وزیر ضلع فیصل آباد میں مقامی حکومتی ادارہ جات کی جانب سے اثاثہ جات کے انتظام وانصرام پر سپیشل سٹڈی برائے آڈٹ سال19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

10- ایک وزیر ضلع بہاولپور میں تعلیم سب کے لئے پراجیکٹ پر سپیشل سٹڈی برائے آڈٹ سال 19-2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1817

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار،17۔اکتوبر2022

(یوم الاثنین،20۔ربیع الاوّل1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر 17 منٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَ
سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ
لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَ
دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 41تا47)

اے اہل ایمان اللہ کا بہت بہت ذکر کیا کرو(41)اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتے رہو(42)وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے(43)جس روز وہ اس سے ملیں گے تو ان کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہو گا اور اس نے ان کے لئے عمدہ ثواب تیار کر رکھا ہے(44)اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے(45)اور اللہ کی طرف اسی کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ(46)اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے(47)

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختم رسل اے شاہ زمن
اے پاک نبی رحمت والے
تو جان سخن موضوع سخن
اے پاک نبی رحمت والے
اے عقدہ کشائے کون و مکاں
تیرے وصف نہیں محتاج بیاں
عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن
اے پاک نبی رحمت والے
اے بدر و حنین کے راہنما
اے فاتح خیبر کے مولا
تیرا اک اشارہ کفر شکن
اے پاک نبی رحمت والے

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج کے ایجنڈے پر محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور متعلقہ وزیر ان کے جوابات دیں گے۔پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6576 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں یونین کونسلز اور عملہ صفائی کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6576: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنی یونین کونسل ہیں ہر یونین کونسل میں کتنا عملہ مع انسپکٹر صفائی کے لئے تعینات ہیں ان کی چیکنگ کون کرتا ہے انہوں نے کتنی بار چیکنگ کی ہے؟

(ب) کیا تمام یونین کونسل میں عملہ صفائی پورا ہے اور ایک جیسا تعینات کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد شہر میں صفائی کی حالت انتہائی ابتر ہے جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(د) کیا حکومت ذمہ داران ملازمین وافسران کے خلاف کارروائی کرنے اور صفائی حالت ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے خاص کر پی پی۔112 میں صفائی کی حالت بالکل ناقص ہے اس میں خصوصی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) فیصل آباد شہر کی 157 یونین کونسلز ہیں ان میں تعینات عملے کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہر صوبائی حلقہ میں شامل یونین کونسلز پر ایک اسسٹنٹ/ڈپٹی منیجر آپریشن تعینات ہے جو کہ باقاعدگی سے صفائی اور عملے کی حاضری کی نگرانی کرتا ہے۔

(ب) یونین کونسلز میں عملہ ضرورت کے مطابق ہے مزید عملہ وہاں صفائی کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے تعینات کیا گیا ہے، وقت کے ساتھ ساتھ ورکرز کی ریٹائرمنٹ اور اموات کی وجہ سے یونین کونسلز میں عملے کی تعداد میں فرق پایا جاتا ہے۔ نئے عملے کی بھرتی گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اور بجٹ کی موجودگی کے مطابق کی جاتی ہے۔

(ج) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے انتھک محنت کے ساتھ اپنا کام بخوبی اور احسن طریقے سے سرانجام دے رہی ہے۔ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے متعدد اقدامات کے ذریعے بڑی تیزی سے عوامی پذیرائی حاصل کر لی ہے۔ محدود ذرائع اور درپیش مشکلات کے باوجود اپنے کام میں کمی نہیں آنے دی اور قلیل مدت میں کئی اہداف کے حصول کو یقینی بنایا گیا ہے اس ضمن میں فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے شہر میں باقاعدہ طور پر زیرو ویسٹ آپریشن مہم بھی شروع کر رکھی ہے۔ جس سے مرحلہ وار کوڑا کرکٹ سے بھرے پلاٹوں کو بھی خالی کرایا جا رہا ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے اپنی استعداد کار کو بڑھاتے ہوئے سٹیٹ آف دی آرٹ مشینری سسٹم میں شامل کی ہے جن میں کمپیکٹرز، ڈمپرز، منی ڈمپرز اور واشنگ وہیکلز صفائی آپریشن میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ شہر کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے سالڈ ویسٹ کولیکشن کو 800 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 1300 میٹرک ٹن تک لے جایا جا چکا ہے جس سے مجموعی طور پر سکینڈری کولیکشن سسٹم میں واضح بہتری آئی ہے۔ علاوہ ازیں شہریوں کی شکایات کے اندراج کے لئے کمپلینٹ سیل اور شارٹ کوڈ 1139 ہیلپ لائن بھی فنکشنل ہے جہاں شہریوں کی شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مختلف کمیونیکیشن اور میڈیا موڈز کو بروئے کار لاتے ہوئے عوامی آگاہی مہم بھرپور طریقے سے جاری ہے۔

(د) صفائی اور عملے کی کارکردگی کی نگرانی فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا ایک باقاعدہ عمل ہے، صفائی کے معیار کو پرکھنے اور شکایات کی جانچ پڑتال کے بعد صفائی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے متعلقہ انچارج کو اس کی کوتاہی کے مطابق سزا تجویز کی جاتی ہے۔ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی پی پی۔112 میں صفائی کے معیار کو مطلوبہ معیار تک برقرار

رکھنے کے لئے محنت کر رہی ہے متعلقہ آفیسر کو صفائی کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسے جز کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں جز(ب) کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا تمام یونین کونسلز میں عملہ صفائی پورا ہے اور ایک جیسا تعینات کیا گیا ہے؟ ذرا منسٹر صاحب مجھے اس کے متعلق بتا دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جواب دیا گیا ہے کہ یونین کونسلز میں عملہ ضرورت کے مطابق ہے مزید بر آں صفائی کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے تعینات کیا گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ورکرز کی ریٹائرمنٹ اور اموات کی وجہ سے یونین کونسلز میں عملے کی تعداد میں فرق پایا جاتا ہے۔ نئے عملے کی بھرتی گورنمنٹ کی پالیسی اور بجٹ کی موجودگی کے مطابق کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! بعض یونین کونسلز رقبے کے اعتبار سے بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور بعض جگہ thick populated areas کے اندر یونین کونسلز چھوٹے رقبے میں ہوتی ہیں۔ لہٰذا ضرورت اور demand کے مطابق ان میں readjustment ہوتی رہتی ہے۔ ویسے عموماً یونین کونسلز کے اندر یہ practice ہے کہ ہم تمام سینٹری ورکرز کو equally بانٹ کر دیتے ہیں لیکن پچھلے کچھ عرصے سے نئی بھرتی پر پابندی تھی لیکن اب ہم نے وہ پابندی ختم کر دی ہے۔ ویسے ہم نے پچھلے سال سینٹری ورکرز کی حد تک اجازت دی تھی کہ آپ فوری طور پر ورک چارج پر 89 دنوں کے لئے بھرتی کر لیں چونکہ سینی ٹیشن کا ایسا کام ہے کہ اگر یہاں عملہ کم ہو گا تو اس سے کام متاثر ہو گا۔ لہٰذا اب حکومت نے بھرتیوں پر پابندی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور 11 ہزار کے قریب درجہ چہارم کی سیٹیں ہیں جن میں سینٹری ورکرز کی بھی کافی تعداد ہے۔ دو ہفتے کے اندر اخبارات میں اشتہار دے کر ان سب سیٹوں کو fill کر رہے ہیں اور اس سے صورت حال کافی بہتر ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا، اصل issue یہ ہے کہ یونین کونسلز میں تقریباً 15 سے 16 سینٹری ورکرز تعینات ہیں اور یہ ground reality ہے لیکن کام کرنے کے لئے 11 یا 12 بندے آتے ہیں۔ جب کوئی متعلقہ ایم پی اے یا متعلقہ چیئرمین انہیں check کرتے ہیں تو وہاں پر ان کی تعداد کم پائی جاتی ہے اور بقایا کی حاضریاں fake ہوتی ہیں۔ لہٰذا منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے کہ جو سینٹری ورکرز گھروں میں بیٹھے ملی بھگت سے تنخواہیں لے رہے ہیں کیا ان کے خلاف کوئی action لیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی یہ ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے سوال میں تعداد پوچھی تھی اور یہ اسی کا ضمنی سوال ہے اور میں سوال سے relevant بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے تو تفصیل میں تعداد نہیں بتائی لیکن میرے علم میں ہے کہ فی یونین کونسل 16 سینٹری ورکرز depute کئے گئے ہیں۔ کیا حکومت ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ جس طرح منسٹر صاحب نے ذکر کیا کہ کسی یونین کونسل میں ہمیں 50 لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے اور کسی یونین کونسل میں 20 لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ آبادی کے لحاظ سے لوگوں کی distribution ہونی چاہیئے لیکن ایسا کیوں نہیں ہو رہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ تمام یونین کونسلوں کی آبادی تو almost ایک جیسی ہوتی ہے۔ ان میں تھوڑا بہت فرق ہوتا ہے یعنی کوئی پانچ سو یا ہزار لوگوں کی آبادی کا فرق ہوتا ہے۔ آئندہ بھی جو یونین کونسلیں بن رہی ہیں ان کی آبادی کے لحاظ سے ایک fix تعداد ہو گی۔ میرا خیال ہے کہ 20 ہزار کی آبادی پر مشتمل ایک یونین کونسل بنے گی۔ اصل مسئلہ area یا رقبے کا ہے یعنی اگر کوئی یونین کونسل رقبے کے اعتبار سے بڑے سائز کی ہو گی تو وہاں پر زیادہ workers کی ضرورت ہو گی۔ اسی طرح اگر کوئی thick populated area ہے مثال کے طور پر اندرونِ شہر کے اندر ہماری پانچ چھ گلیوں یا دو محلوں میں یہ آبادی پوری ہو جاتی ہے لیکن وہاں پر اتنے سینٹری ورکرز کی ضرورت نہیں ہوتی جتنے کہ کھلی سکیموں یا آبادیوں کے اندر سینٹری ورکرز کی ضرورت ہوتی ہے۔

میرے فاضل بھائی نے دوسری بات یہ کہی ہے کہ موقع پر لوگ ڈیوٹی پر موجود نہیں ہوتے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ checking کے لئے ہمارا already ایک mechanism موجود ہے۔ سولڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے اندر باقاعدہ vigilance and monitoring کا نظام موجود ہے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ سولڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا ایک پورا monitoring and checking کا mechanism موجود ہے۔ اگر کچھ ورکرز کسی سستی اور کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں یا گھوسٹ ورکرز ہیں تو ان کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جاتی ہے، انہیں terminate کیا جاتا ہے اور نوکریوں سے بھی نکالا جاتا ہے۔ یہ صفائی کا نظام ایک system کے تحت چل رہا ہے۔ میں اپنے دوست سے کہوں گا کہ اگر ان کو اپنے حلقہ پی پی-112 کے حوالے سے کوئی شکایات ہیں تو میں متعلقہ سولڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سی۔ای۔او، ایم۔ڈی یا چیئرمین سے کہوں گا کہ وہ معزز ممبر سے خود رابطہ کر کے ان کی شکایات سُنیں اور پھر ان کے ازالے کے لئے بھرپور طریقے سے اقدامات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا monitoring سے related جو سوال تھا اس کا جواب تو منسٹر صاحب نے دے دیا ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ سینٹری ورکرز کی حاضری biometric ہونی چاہئے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ان کی حاضری پہلے biometric ہو رہی تھی لیکن بعد میں بند کر دی گئی ہے۔ میرا biometric کا issue نہیں ہے۔ اصل issue یہ ہے کہ جب یہ ملازمین متعلقہ جگہ پر جاتے ہیں اور اپنی حاضری لگا لیتے ہیں تو اس کے بعد غائب ہو جاتے ہیں۔ ہم ان کو فون کرتے رہتے ہیں کہ فلاں محلے یا گلی سے شکایت آ رہی ہے لیکن وہ فون بھی attend نہیں کرتے۔ منسٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کہی ہے کہ رقبے کے لحاظ سے صفائی کا انتظام کیا جانا چاہئے۔ میرے حلقہ پی پی-112 میں یونین کونسل نمبر 132 ہے اور وہاں سے بہت زیادہ شکایات آ رہی ہیں۔ میں نے ایم۔ڈی صاحب سے اس حوالے سے بات بھی کی تھی لیکن کوئی فائدہ نہیں

ہوا۔ اب چونکہ منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے تو دیکھ لیتے ہیں۔ اگر منسٹر صاحب متعلقہ ایم۔ڈی کو کہہ دیں کہ وہ میرے ساتھ بیٹھ کر ایک تفصیلی میٹنگ کر لیں، ہمارے مسائل سُن لیں اور رقبے کے لحاظ سے ہمیں ورکرز depute کر دیں تو پھر ہم خوش ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے اس بابت یقین دہانی کروائی ہے اور یقیناً وہ متعلقہ ایم۔ڈی کو کہہ دیں گے۔ منسٹر صاحب! area-wise ان کو ورکرز depute کر دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں متعلقہ ایم۔ ڈی کو کہہ دوں گا کہ وہ معزز ممبر کے ساتھ مل کر ان کے مسائل سُن لیں اور ان کو resolve کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6588 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: شہر اور پی پی۔189 میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویلز کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

***6588: جناب منیب الحق:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کہاں کہاں نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلز سے اس شہر اور حلقہ پی پی۔189 کی کتنے فیصد آبادی کو پینے کے لئے پانی فراہم کیا جارہا ہے؟

(ج) ان ٹیوب ویلز سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) ان کو کتنے گھنٹے روزانہ چلایا جاتا ہے؟

(ہ) مزید کتنے ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے؟

(و) ان ٹیوب ویلز کے لئے سالانہ کتنی رقم خرچ ہوتی ہے بجلی نہ ہونے پر کیا انتظام کیا گیا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کارپوریشن اوکاڑہ کے زیر کنٹرول 19 عدد واٹر سپلائی ٹیوب ویلز ہیں جو کہ LBDC پر نصب ہیں۔

(ب) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ 52 فیصد آبادی کو پینے کے لئے پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

(ج) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ (تقریباً 190 گیلن فی سیکنڈ) پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

(د) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ ان ٹیوب ویلز کو روزانہ تقریباً آٹھ گھنٹے کے لئے چلایا جاتا ہے۔

(ہ) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے ۔PMDFC کی طرف سے 2 عدد نئے ٹیوب ویلز لگائے گئے ہیں۔

(و) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ تقریباً -/2,76,09,600 روپے سالانہ ٹیوب ویلز پر رقم خرچ ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! سرکار کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ عوام کو پینے کے لئے صاف پانی مہیا کیا جائے۔ میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے یہ درست نہیں ہے اور میں اسے challenge کرتا ہوں۔ اگر اوکاڑہ شہر کے کسی ایک گھر میں بھی صاف پانی جارہا ہو تو میں سزاوار ہوں گا۔ اوکاڑہ میں ان کی پارٹی کے نمائندے موجود ہیں ان سے اس بات کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ محکمہ نے جو جواب دیا ہے یہ سب جھوٹ پر مبنی ہے، غلط ہے اور میں اس کو challenge کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے کیا اس پر آپ عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہیں؟

جناب منیب الحق: جی، ہاں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ نے خود اعتراف کیا ہے کہ ہم 52 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی فراہم کر رہے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ پنجاب کے ہر شہر میں تمام شہریوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے اور کسی نہ کسی جگہ پر اس حوالے سے مسائل موجود ہیں۔ اگر معزز رکن particularly کسی علاقے یا یونین کونسل کے بارے میں بتائیں تو ہم اس کو خصوصی طور پر take up کرلیں گے کہ وہاں پر پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے

حوالے سے کیا مسائل ہیں اور ان کو ہم کس طریقے سے resolve کر سکتے ہیں۔وہاں پر کوئی نیا فلٹریشن پلانٹ نصب کرنا ضروری ہے تو وہ کر دیتے ہیں اور اگر کوئی پہلے سے فلٹریشن پلانٹ چل رہا ہے تو اس کی صفائی یا مرمت کروا دیتے ہیں۔معزز ممبر کسی particular علاقے کو point out کر دیں۔پورے شہر اوکاڑہ کے حوالے سے تو محکمہ نے جواب دے دیا ہے کہ حکومت اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے maximum کوشش کر رہی ہے کہ لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی مہیا کیا جائے۔پچھلے سال آب پاک اتھارٹی بنائی گئی اور اس کے لئے تقریباً پانچ ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔اس اتھارٹی نے ان علاقوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کام شروع کیا ہے کہ جہاں پر کھارا پانی ہے۔ان علاقوں کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے feasibility بنائی گئی ہے اور بعض جگہوں پر یہ فلٹریشن پلانٹس install بھی ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق صاحب! آپ اس issue کے حوالے سے اگر کسی علاقے کو specify کر دیں تو منسٹر صاحب اس کو resolve کروا دیں گے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ 52 فیصد آبادی کو پینے کے لئے صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔محکمہ نے خود تسلیم کیا ہے کہ شہر اوکاڑہ میں 52 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔میں عرض کرتا ہوں کہ نہ صرف اوکاڑہ شہر بلکہ صوبہ پنجاب کے کسی بھی شہر میں 52 فیصد صاف پانی مہیا نہیں ہو رہا۔میں اپنی بات کو پھر دُہراتا ہوں کہ اوکاڑہ شہر میں 52 فیصد پینے کے لئے پانی فراہم نہیں کیا جا رہا اور یہ جواب بالکل غلط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق صاحب! متعلقہ وزیر صاحب اپنی حکومت کے tenure کے سوال کا بہتر جواب دے سکتے ہیں۔اگر آپ سارے پنجاب کا شروع سے لے کر اب تک کا پوچھیں گے تو وزیر موصوف اُس کا proper جواب نہیں دے سکیں گے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں۔اوکاڑہ شہر کی South and North Divisions ہیں۔South Division میں پچھلی حکومت کا گھروں میں صاف پانی پہنچانے کا ایک بلین روپے کا منصوبہ تھا اس جواب میں لکھا ہے کہ 52 فیصد population کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر ایک گھر کو بھی صاف پانی مہیا نہیں کیا جا رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس سکیم سے relevant question کریں تو ہم وزیر موصوف سے آپ کو address کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! اس جواب میں دیا گیا ہے کہ 52 فیصد population کو پینے کا صاف پانی دیا جا رہا ہے لیکن موقع پر ایسا نہیں ہے۔ South Division میں پینے کے صاف پانی کا شدید مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی صاحب! آپ South Division, Okara کے بارے میں محکمہ سے دوبارہ check کرا کے معزز ممبر کو بتا دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر نے South Division کی بات کی ہے یہ 52 فیصد population کے فلٹریشن پلانٹس اور ٹیوب ویلز وغیرہ نصب ہیں میں ان کے بارے میں محکمہ سے check کروا لیتا ہوں اور محکمہ معزز ممبر سے رابطہ بھی کر لیتا ہے اور ان کے اس area کے مسئلہ کو انشاء اللہ resolve کرا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6589 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں سٹریٹ لائٹس کی مد میں اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6589: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں سٹریٹ لائٹس لگانے کے لئے کتنی رقم سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں خرچ کی گئی؟

(ب) کتنا سامان سٹریٹ لائٹس کے لئے کہاں کہاں سے خرید کیا گیا ہے اور کون کون سا سامان خرید کیا گیا؟

(ج) یہ سامان کن کن ملازمین نے خرید کیا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) یہ سامان کس کس سٹریٹ، روڈز پر لگایا گیا کن کن ملازمین کی نگرانی میں لگایا گیا؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کی 90 فیصد سٹریٹ اور روڈز پر سرکاری لائٹ نہ ہیں جبکہ کاغذات میں لاکھوں روپے خرچ دکھایا گیا ہے اس بابت انٹی کرپشن سے تحقیقات کروائی جائیں اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی اوکاڑہ کی طرف سے ان سالوں میں کوئی بھی ٹینڈر نہ لگایا گیا ہے اور لوکل کوٹیشن کے ذریعے لائٹس کی مرمت کروائی جاتی رہی ہے۔ جن پر درج ذیل اخراجات ہوئے ہیں:

برائے سال 19-2018	4,75,613/- روپے
برائے سال 20-2019	4,18,608/- روپے
برائے سال 21-2020	4,47,055/- روپے

(ب) شہر کے مختلف وارڈ، مقامات پر بمطابق ڈیمانڈز/شکایات LED لائٹس، لائٹس راڈز، سوئچ سٹارٹر وائر، سوڈیم لائٹس وغیرہ خرید کی گئیں۔

(ج) سٹریٹ لائٹس کی مرمت بذریعہ لوکل کوٹیشن کروائی جاتی ہے جو کہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد خرید کیا جاتا ہے۔

برائے سال 19-2018

بطور ایکسیئن (ذکاءاللہ BS-18، خالد رشید BS-16، چوہدری محمد اشرف BS-18، سلطان شاہد BS-16) یہ افسران تعینات تھے۔

بطور چیف آفیسر (نعیم حسن BS-18، فدا افتخار میر BS-17) تعینات تھے۔

برائے سال 20-2019

بطور ایکسیئن (بدر مجید BS-16، حسن محمود BS-18، رانا محمد آصف BS-17)

بطور چیف آفیسر (فدا افتخار میر BS-17)

برائے سال 21-2020

بطور ایکسیئن (رانا آصف BS-17، سید ذوالفقار علی شاہ BS-18، محمد مشتاق BS-18)

بطور چیف آفیسر (رانا نوید BS-18، ارحم نذیر BS-17)

مذکورہ بالا افسران کی منظوری کے بعد کام کروایا جاتا ہے۔ جس کی رپورٹ / نشاندہی لائٹ انسپکٹر محمد طارق (BS-14) کرتا ہے اور الیکٹریشنز (رب نواز، علی نواز (BS-5) کے ذریعے سٹریٹ لائٹس کو مرمت اور چالو کروایا جاتا ہے۔

(د) LED لائٹس وغیرہ میونسپل کمیٹی اوکاڑہ کے درج ذیل علاقوں میں زیر نگرانی لائٹ انسپکٹر کے لگائی گئیں۔

محرم روٹس (امام بارگاہ کوٹ نہال سنگھ، صمد پورہ، صدر بازار دیپالپور چوک، ایف بلاک سندھی محلہ، وارڈ نمبر 4، وارڈ نمبر 31، وارڈ نمبر 5، وارڈ نمبر 6 اور وارڈ نمبر 12) شامل ہیں۔

(ہ) اوکاڑہ شہر کے تمام مین روڈز کی لائٹس سرکاری ہیں اور محلہ / علاقہ جات کی بھی تقریباً 90 فیصد لائٹس چالو حالت میں ہیں اور تقریباً 2500 سے زائد لائٹس ایم سی اوکاڑہ کے کنٹرول میں ہے شکایات موصولی کی صورت میں معاملہ حل کر دیا جاتا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ اوکاڑہ شہر کی 90 فیصد street lights جل رہی ہیں یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اوکاڑہ شہر کی چار مین روڈز کی lights بھی 90 فیصد نہیں جل رہیں اور اگر گلی محلوں، یونین کونسلز یا وارڈز کی بات کی جائے تو میرا نہیں خیال ہے کہ 2 فیصد lights جل رہی ہیں۔ سڑک کے ہر کھمبے پر کوئی نہ کوئی tube light or LED لگی ضرور ہوئی ہے لیکن وہ چلتی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اندازہ کر لیں کہ 4 لاکھ آبادی کے شہر کے لئے گزشتہ سال 4.5 لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے تو اتنے پیسے میں کتنی street lights خریدی جا سکتی ہیں یا مرمت کرائی جا سکتی ہیں؟ یہ جواب درست نہیں ہے تو وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ اپنے محکمہ کو check کریں اور اُن سے درست جواب لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ضلع کونسل یا میونسپل کمیٹی کا اپنا بجٹ ہوتا ہے اور وہ اپنے وسائل کے مطابق ہی مختلف مدات کے اندر تقسیم کرتے ہیں۔ ضلع کونسل اوکاڑہ نے اپنے وسائل کے مطابق سال وار لکھا ہوا ہے کہ ہم نے اتنے اتنے پیسے street

lights کی maintenance کے لئے رکھے ہیں۔ میں معزز ممبر سے یہی کہوں گا کہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو چلتا رہتا ہے۔ محکمہ lights لگاتا ہے اور مہینے دو مہینے بعد کہیں چوک اُڑ گئی، کہیں بلب اُڑ گیا اور کہیں تار اُڑ گئی تو یہ سلسلہ مستقل بنیادوں پر چلتا رہتا ہے۔ میں معزز ممبر سے پھر یہی کہوں گا کہ area point out کر دیں تو میں بلدیہ سے کہہ کر ان کا مسئلہ حل کرا دیتا ہوں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! بے نظیر روڈ اوکاڑہ کی ایک مین روڈ ہے اس کی لمبائی تقریباً 5 کلومیٹر کے قریب ہے اس کے اوپر street lights لگی ضرور ہوئی ہیں لیکن less than half چل رہی ہیں۔ آگے سردی اور دُھند کا موسم آ رہا ہے تو street lights نہ ہونے کی وجہ سے حادثات اور وارداتیں بھی ہو سکتی ہیں تو محکمہ نے کوئی ایسا mechanism بنایا ہے تو وہ ایوان کے سامنے پیش کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ورلڈ بنک کا پنجاب سٹی پروگرام ہے جس میں محکمہ بلدیات، حکومت پنجاب نے contribute 20٪ کیا ہے تو اس پروگرام میں ہم اوکاڑہ شہر کی تمام مین روڈز پر mercury lights لگا رہے ہیں جس کا ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر ٹینڈرز کا process ہوگا اور مزید ایک دو مہینے کے اندر ساری mercury lights لگ جائیں گی۔ اوکاڑہ شہر میں تقریباً اڑھائی ارب روپے کا انفراسٹرکچر جس میں سے ہم 15 سے 20 کروڑ روپے کی lights لگا رہے ہیں۔ میں معزز ممبر سے کہوں گا کہ محکمہ کو اپنی priority بتا دیں تو اُس کے مطابق محکمہ معزز ممبر کو accommodate کر لے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت اچھی بات ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جس فنڈ کی بات کی ہے جب لوکل گورنمنٹس فعال تھیں تو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے چیئرمین نے ہی اس پر working کی تھی اور میں نے بھی ورلڈ بنک کے اس پروگرام پر کافی کام کیا ہوا ہے اس وجہ سے مجھے اندازہ ہے کہ یہ funding وہاں پر آ رہی ہے لیکن یہ فنڈ دو سال سے رُکا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف نے بتا دیا ہے کہ ٹینڈرز process چل رہا ہے تو دو ماہ میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے ممبر موصوف سے عرض کی ہے کہ پورے اوکاڑہ شہر کی تمام مین روڈز، اُن کے چوک اور چوراہوں کی windings بھی ہو رہی ہیں۔ ہم نے پچھلی حکومت میں یہ سارا کام بہت تیزی کے ساتھ از سر نو شروع کیا تھا میں پچھلے ایک مہینے میں 8 میونسپل کمیٹیز کے اندر visit کر چکا ہوں اور آئندہ ہفتے دس دن بعد اوکاڑہ کا بھی میرا visit ہے میں معزز ممبر نے بھی co-ordinate کروں گا اور انشاء اللہ ہم پورا اوکاڑہ شہر کو mercury lights سے let کروائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6598 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں پیچ ورک پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***6598: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے دوران کتنی رقم پیچ ورک پر خرچ کی گئی کس کس روڈز اور گلی / محلہ میں پیچ ورک کا کام کیا گیا ہے؟

(ب) پیچ ورک کا کام کن کن ملازمین کی زیر نگرانی ہوا؟

(ج) پیچ ورک اگر ٹھیکیداروں سے کروایا گیا تو ان کے نام، کمپنی کا نام بتائیں؟

(د) پیچ ورک کے کام کی تصدیق کن کن افسران نے کی اور کیا تمام کام کی Payment کر دی گئی ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ پیچ ورک کا کام کاغذوں میں Show کیا گیا ہے جبکہ موقعہ پر کسی جگہ پیچ ورک کا کام نہ کیا گیا ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) مالی سال20-2019میں پیچ ورک پر خرچ ہونے والی رقم 8.443ملین روپے مالی سال 21-2020میں پیچ ورک خرچ ہونے والی رقم 10.173روپے کئے گئے کام کی روڈ، گلی و محلہ کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پیچ ورک کے کام کی نگرانی سپر وائزر، سب انجینئر، میونسپل آفیسر (انفراسٹرکچر) کرتے ہیں۔

(ج) تمام پیچ ورک کا کام میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے بذریعہ روڈ گینگ ملازمین سے کروایا ہے۔

(د) پیچ ورک کے کام کی تصدیق سب انجینئر، میونسپل آفیسر (انفراسٹرکچر) نے کی ہے۔ پیچ ورک کا کام بذریعہ عملہ روڈ گینگ میونسپل کارپوریشن سے کروایا جاتا ہے، لہٰذا کسی ٹھیکیدار کو اس کی ادائیگی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(ہ) یہ سراسر غلط اور خلافِ حقائق ہے۔پیچ ورک کا کام میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کی حدود میں مین سڑکات اور لنک سڑکات پر جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں پر کیا جاتا ہے۔کام ہذا کی تصاویر تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ patch work کے کام کی تصدیق کن کن افسران نے کی ہے اور کیا تمام کام کی payment کر دی گئی ہے؟ اس پر وزیر موصوف بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میں سارا جواب دیا ہوا ہے۔20-2019 میں اتنی رقم ادا کی گئی، پھر 21-2020 میں patch work پر 10.173 ملین روپے لگائے۔ اس جواب میں پوری تفصیل دی ہوئی ہے۔ مزید کوئی تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو میں محکمہ سے پوچھ کر بتا دوں گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ فیصل آباد ایک کروڑ آبادی کا شہر ہے اور آپ ہی بتا رہے ہیں کہ فیصل آباد کارپوریشن کے M&R کے repairing کے تقریباً 10 ملین روپے تھے کیا 23-2022 میں یہ پیسے بڑھائے گئے ہیں یا نہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ اکثر واسا اور سوئی گیس والے کام کرنے کے دوران بنی بنائی سڑکیں خراب کر کے چلے جاتے ہیں لیکن

بعد میں پورے شہر کے اندر ان سڑکوں کی مرمت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ کیا متعلقہ کارپوریشن ان محکموں سے کام کے دوران ٹوٹ جانے والی سڑکوں کا کام کروانے کی پابند نہیں ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو پیسے M&R کے ہیں وہ پہلے ہی ضرورت کے مطابق خرچ ہوتے رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ان کی حکومت اور نون لیگ کے لوگوں کی طرف سے ہائی کورٹ میں ایک writ کی گئی تھی جس کے بعد اس پر stay آ گیا اور یہ stay چند ماہ تک چلتا رہا۔ اب وہ stay vacate ہو گیا ہے اور اس M&R میں تمام شہروں کی routine کی سڑکوں پر جو مرمت اور patch work کا کام ضروری تھا وہ اس وقت جاری ہے۔ یہ تو ڈیپارٹمنٹ نے پچھلی بار کا بتایا ہے لیکن اب یہ اگر اس کی latest information لینا چاہیں تو وہ بھی میں انہیں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر بتا دوں گا۔ مزید اگر کسی جگہ پر ان کی ضرورت یا خواہش کے مطابق یا یہ سمجھتے ہیں کہ کہیں پر urgent کام کرنے کی ضرورت ہے تو وہ بھی کروایا جا سکتا ہے۔ یہ مجھے intimate کرا دیں وہ ہم فوری طور پر کروا دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: منسٹر صاحب! بہت شکریہ۔ آپ متعلقہ corporation کے CEO کو ہدایات جاری فرما دیں کہ ہم ان کو list بنا کر دے دیں گے کہ یہاں یہاں پر M&R کے پیسے لگ سکتے ہیں اور وہ وہاں پر لگا دیں۔ میں اپنی constituency کی list بنا کر دے دوں گا۔ اگر اس پر کام ہو جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 6628 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6632 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6697 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: چونگیوں کی تعداد، ملازمین اور ریونیو سے متعلقہ تفصیلات

*6697: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں ٹوٹل کتنی چونگیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) تحصیل خوشاب میں کتنی چونگیاں ہیں اور اس پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) چونگیوں کے ملازمین کون کون سے گریڈ پر تعینات ہیں؟

(د) 20-2019 میں ان چونگیوں سے کتنا ریونیو اکٹھا کیا گیا؟

(ہ) یہ چونگیاں کس محکمے کے انڈر کام کرتی ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع خوشاب میں ٹوٹل 16 عدد چونگیاں کام کر رہی ہے

(ب) تحصیل خوشاب میں ٹوٹل 07 عدد چونگیاں کام کر رہی ہیں۔ جن کے ملازمین کی تعداد مع گریڈ تتمہ (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چونگیوں کے ملازمین کی تعداد و گریڈ تتمہ (ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 20-2019 میں ان چونگیوں سے اکٹھا ہونے والے ریونیو کی تعداد درج ذیل ہے۔

آمدن چونگیاں میونسپل کمیٹی خوشاب	-/6731670 روپے
آمدن چونگیاں میونسپل کمیٹی جوہر آباد	-/5467426 روپے
آمدن چونگیاں تحصیل کونسل خوشاب	-/76440 روپے

(ہ) یہ چونگیاں محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کام کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے ہے کہ جو ملازمین وہاں تعینات ہیں ان کی حاضری کو کیسے یقینی بنایا جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! جو ملازمین وہاں تعینات ہیں آپ ان کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! ملازمین کی حاضری کو کیسے یقینی بنایا جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر : محترمہ! منسٹر صاحب نے اس کی monitoring and evaluation کے حوالے سے بتایا تھا لیکن ایک بار پھر آپ اس متعلقہ سوال کے حوالے سے جواب دے دیں۔ یہ بھی سوال monitoring کے حوالے سے ہی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر! ہمارے ہر شعبہ کا اپنا mechanism ہے کہ وہ کس طرح سے ملازمین کو check کرتے ہیں۔اس حوالے سے میں latest information لے لیتا ہوں کہ آج کل اس کا کیا طریق کار چل رہا ہے۔ یہاں پر ہماری solid waste management company کا اپنا طریق کار ہے۔ یہاں ہماری municipal committees ہیں ان کا اپنا طریق کار ہے۔ان کو monitor کرنے کے لئے وہاں ان کے الگ الگ cells بنے ہوئے ہیں۔ یہاں انہوں نے چونگیوں کے عملے کے بارے میں سوال نہیں پوچھا کہ انہیں کون check کرتا ہے؟ یا تو یہ ایک fresh question دے دیں تو میں انہیں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر بتادوں گا۔

محترمہ ساجدہ بیگم:جناب سپیکر! سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ میں نے خود تین چونگیوں کا اچانک visit کیا ہے۔ایک پرانا لاری اڈا کا وہاں پر کوئی بھی کلرک یا کوئی بھی نائب قاصد موجود نہیں تھا۔دوسرا نیا لاری اڈا وہاں پر جس کلرک کی ڈیوٹی تھی اس کی جگہ نائب قاصد اس کی ڈیوٹی کر رہا تھا۔ تیسرا جوہر آباد روڈ پر ایک چونگی ہے وہاں کا کلرک لائٹ بند کر کے اندر سو رہا تھا اور ٹریفک رواں دواں تھی۔ میرا سوال کرنے کا یہی مقصد تھا کہ ان لوگوں کی حاضری کو کیسے یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ان لوگوں کے پاس تنخواہیں گورنمنٹ کے بجٹ سے جا رہی ہیں لیکن گورنمنٹ کو ریونیو اکٹھا نہیں ہو رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پہلے تو آپ یہ بتادیں کہ جن حضرات کو آپ نے غیر حاضر اور سویا ہوا پایا ان کی آپ نے کوئی شکایت کی اور ان پر کیا action ہوا۔

محترمہ ساجدہ بیگم:جی، شکایت کی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ میری شکایات کا کیا ہوتا ہے۔ان پر کچھ بھی نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ ممبر صاحبہ نے ایسے لوگوں کو خود رنگے ہاتھوں پکڑا تھا ان کا توسب سے پہلے سد باب ہونا چاہئے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بہن جو بتا رہی ہیں تو اس پر میں CEO خوشاب سے فوری طور پر رپورٹ طلب کرتا ہوں، اس کی انکوائری بھی کرائیں گے اور جس طرح یہ کہہ رہی ہیں اگر واقعی اس طرح کی صورتحال ہے تو اس انکوائری کے بعد ان کو معطل کیا جائے گا اور نوکری سے فارغ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر وقت پر سزا مل جائے تو اس سے بہت سے لوگ سبق لے لیتے ہیں۔ انشاءاللہ یہ معاملہ sort out ہو جائے گا اور جنہوں نے غلطی کی ہے ان کو سزا ملے گی۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا جز(د) سے سوال ہے کہ جو چونگیوں سے ریونیو ایک سال میں اکٹھا کیا گیا ہے اس کی تفصیل بتائی جائے۔ اس حوالے سے جو ریونیو اکٹھا کیا گیا ہے اگر اس کی monthly نکالی جائے تو وہ پانچ لاکھ 60 ہزار روپے بنتی ہے اور ملازمین کی تنخواہیں نو لاکھ 70 ہزار روپے بنتی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ یہ محکمہ ریونیو اکٹھا کرنے کی طرف توجہ کیوں نہیں دے رہا جو کہ گورنمنٹ کے خزانے میں جانا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! چونگیوں سے جو رقم ہم اکٹھی کریں اور ملازمین کی تنخواہوں پر لگائیں یہ کوئی ضروری نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو کہ چونگیوں سے ایک خاص رقم لازماً آنی ہے۔ اگر وہاں پر ٹرانسپورٹیشن زیادہ ہوتی ہے اور وہاں پر زیادہ سامان آجا رہا ہے تو چونگیوں کی آمدن زیادہ ہو گی۔ اگر کسی وقت کساد بازاری ہے یا وہاں پر گاڑیاں زیادہ نہیں آجا رہیں تو چونگیوں کی آمدن کم ہو گی لہذا چونگیوں کی آمدن کا ملازمین کی تنخواہوں کے لین دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے جس طرح پہلے کہا ہے اسی طرح اس بات پر بھی میں CEO خوشاب سے پوچھوں گا کہ چونگیوں کی آمدن اور ملازمین کی تنخواہوں میں توازن نہیں ہے تو اس کی بنیادی وجوہات کیا ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6705 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6730 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6734 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال سڑکوں کے نام کی اجازت ضلع کونسل یا ٹی ایم او سے لینے سے متعلقہ تفصیلات

***6734: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2018 تا 2021 تحصیل خانیوال کی تقریباً تمام چوراہوں / سڑکوں کو بورڈز اور construction کی شکل میں سجایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام چوراہوں کو پرائیویٹ ریسٹورنٹ، موبائل فون کمپنی اور پرائیویٹ اداروں کے ناموں سے سجایا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کسی چوک، گلی اور سڑک کے نام کی اجازت لوکل گورنمنٹ سے لی جانی ضروری ہے 2018 تا 2021 میں کون کون سی سڑکوں اور چوراہوں کی اجازت ضلع کونسل یا TMO خانیوال سے لی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) خانیوال شہر کی چند شاہراہ اور چوک ہائے و مختلف کمپنی وغیرہ کے تعاون سے مزین کیا گیا ہے اور اس میں دفتر بلدیہ خانیوال کا کسی قسم کا فنڈ قطعی طور پر خرچ نہ کیا گیا ہے۔

(ب) خانیوال شہر میں کسی بھی سڑک، چوک، گلی، محلہ وغیرہ کو کسی بھی کمپنی، پرائیویٹ ریسٹورنٹ یا پرائیویٹ ادارہ کے نام سے قطعی طور پر منسوب نہ کیا گیا ہے تاہم چند کمپنی وغیرہ نے شہر کے چند مقامات پر اپنے کمپنی اخراجات سے سجاوٹ کی ہے اور گرلز کالج کے سامنے 2 عدد انتظار گاہیں (Waiting Shed) بنوائی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ کسی چوک، گلی اور سڑک کے نام کی اجازت لوکل گورنمنٹ سے لی جانی ضروری ہے تاہم 2018 تا 2021 کے عرصہ میں دفتر ہذا کی جانب سے کسی سڑک، چوک وغیرہ کے نام کی تبدیلی / منسوب کرنا، نہ کیا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ کونسل، خانیوال کے مطابق، ڈسٹرکٹ کونسل خانیوال نے نہ تو ایسا کوئی کنٹریکٹ کیا ہے اور نہ ہی متذکرہ عرصہ میں کسی چوک یا سڑک کے نام رکھنے کی بابت کسی کو کوئی اجازت دی گئی۔ نہ ہی کسی کمپنی یا پرائیویٹ شخص کو کسی سڑک یا چوک کے نام کا بورڈ لگانے کی اجازت دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام چوراہوں کو پرائیویٹ ریسٹورنٹ، موبائل فون کمپنی اور پرائیویٹ اداروں کے ناموں سے سجایا گیا ہے تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ نہیں یہ درست نہیں ہے۔ ہمارے پاس جو جواب ڈسٹرکٹ سے آتا ہے لیکن وہاں کی پوزیشن اور ہوتی ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ بہت سے چوراہوں کو فورٹ ریسٹورنٹ اور Oppo Phone کے ناموں سے رکھا ہوا ہے۔ اس کو ایک دفعہ دوبارہ دیکھ لیا جائے کہ وہاں ڈسٹرکٹ میں کیسے کام کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں نے یہ پوچھنا ہے کہ اگر ہم نے کسی اچھی ہستی کے نام سے کسی ایک چوراہے کا نام رکھنا ہو جس کا نام فورٹ ریسٹورنٹ سے ہو تو کیا ہم اس کو تبدیل کرا سکتے ہیں اور تبدیل کرانے کا طریق کار کیا ہو گا کیونکہ ہماری ڈسٹرکٹ کونسلیں کام نہیں کر رہیں۔ ہم کیسے ان ناموں کو تبدیل کرا سکتے ہیں جیسے Oppo Phone کے نام پر چوراہا بنا ہوا ہے یا جو فورٹ ریسٹورنٹ کے نام سے بنے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال آ گیا ہے۔ آپ صرف یہ پوچھ رہی ہیں کہ اگر ہم کسی بڑی ہستی کے نام پر کسی چوک یا چوراہے کا نام رکھنا چاہتے ہیں تو ان کے نام کیسے رکھے جا سکتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چند کمپنیوں وغیرہ نے شہر کے چند مقامات پر کمپنی اخراجات سے سجاوٹ کی ہے اور گرلز کالج کے سامنے دو عدد انتظار گاہیں (Waiting Shed) بنوائے ہیں۔ یہ شاہراہیں تو عموماً تمام شہروں کے اندر ہیں مثلاً لاہور کے اندر بھی جو بڑی مشہور کمپنیاں ہیں ان کو ہم کہہ دیتے ہیں کہ آپ اس کی تزئین و آرائش کریں اور اس کی maintenance بھی کریں۔ اس پر وہ اپنی publicity کے دو تین signboards بھی لگا دیتے ہیں۔ اس سے PHA اور دیگر محکموں کا بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ سڑک کو maintain کر کے رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو یہ بات کی ہے کہ کسی شخص یا کسی بڑی شخصیت کے نام پر چوک چوراہا یا سڑک کا نام رکھنا چاہتی ہیں تو اس کا ایک laid procedure ہے۔ وہ CEO سے جا کر آپ رابطہ کر لیں تو وہ آپ کو بتا دیں گے کہ ہاؤس میں ایک قرارداد آتی ہے اس کی approval کے بعد اس کی کمیٹی کے ذریعے سے پوری تحقیق کی جاتی ہے اور اس کے بعد ہاؤس اس کی اجازت دیتا ہے تو اس شخصیت کے نام سے وہ سڑک منسوب ہو جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا صوبائی شاہراہوں کے بارے میں بھی یہی process ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب ڈپٹی سپیکر! میں سمجھتی ہوں لیکن آج کل ڈسٹرکٹ کونسلیں بحال نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بحال کیسے نہیں ہیں۔ آپ ہاؤس میں قرارداد لے کر آ جائیں۔ آپ ڈسٹرکٹ سے لے آئیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: کیا میں ڈسٹرکٹ کے CEO سے لے کر آؤں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ concerned House میں لے آئیں۔ راجہ صاحب! لوکل گورنمنٹ کے الیکشن نہیں ہوئے تو پھر یہ کیسے ہو گا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر کوئی ضلع، تحصیل یا ٹاؤن میں کسی چوک، چوراہے یا سڑک کا نام کسی قومی شخصیت کے نام پر رکھنا چاہے تو پھر پہلے concerned House قرارداد منظور کرے گا تو اس کے بعد وہ صوبائی حکومت کو بھیجی جائے گی اور صوبائی حکومت اجازت دے گی۔ آپ بھی جیسے فرما رہے ہیں کہ آج کل لوکل گورنمنٹس نہیں ہیں اس لئے ہمارے ایڈمنسٹریٹر بھی case recommend کر کے صوبائی حکومت کو بھیج سکتے ہیں لیکن case initiate locally ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کو دونوں طریق کار بتا دیئے گئے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6755 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سکھ نہر چارہ منڈی پر چارہ کی ٹرالیوں کی سڑک پر فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*6755: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکھ نہر لاہور پر سٹاپ چارہ منڈی ختم کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چارہ منڈی ختم ہونے کے باوجود صبح کے وقت چارہ کی بھری ٹرالیاں سڑک پر کھڑی کر کے چارہ فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا چارہ بیچنے والے گورنمنٹ کو جگہ کا ٹیکس وغیرہ دے رہے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سڑک پر چارہ کی ٹرالیاں کھڑی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ نہ ہے بلکہ ٹریفک پولیس سے متعلقہ ہے۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور اس مد میں کوئی ٹیکس وصول نہ کر رہی ہے۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا ہے اس کے جز (الف) میں محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی ہم نے سکھ نہر سٹاپ پر جو چارہ منڈی تھی اس کو ختم کر دیا ہے۔ میں جب ان سے دوسرا سوال کرتی ہوں کہ چارہ منڈی ختم ہونے کے باوجود صبح کے وقت چارے سے بھری ہوئی ٹرالیاں سڑک کے کنارے کھڑا کر کے چارہ فروخت کیا جاتا ہے۔ اس پر وہ ساتھ ہی کہہ دیتے ہیں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ نہ ہے بلکہ ٹریفک پولیس سے متعلقہ ہے۔ میٹروپولیٹن نے جب وہاں پر چارہ منڈی ختم کر دی ہے تو کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ جو میٹروپولیٹن کا جو شالیمار ٹاؤن ہے وہ روزانہ صبح کے وقت خود وہاں پر منڈی لگواتا ہے، بھتہ اور رشوت وصول کی جاتی ہے۔ کیا یہ اس بات سے انکار کریں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جس طرح محکمہ نے جواب دیا ہے کہ وہاں پر چارہ منڈی ختم کر دی گئی ہے اور اب وہاں پر کوئی official چارہ منڈی نہیں ہے۔ اگر کچھ لوگ privately وہاں ٹرالیاں لا کر کھڑا کرتے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے لیکن یہ محکمہ کا کام نہیں ہے۔ اگر یہ point out کر رہی ہیں تو ہم بھی اس کو چیک کروا لیتے ہیں کہ آیا بلدیہ کے کوئی ملازمین تو اس میں ملوث نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ان کے خلاف کارروائی بھی کریں گے اور وہاں سے انہیں ہٹوائیں گے لیکن بنیادی طور پر یہ کام ٹریفک پولیس کا ہے کہ جہاں ٹریفک میں رکاوٹ آتی ہے وہاں اس طرح کی vehicles کھڑی نہ ہونے دیں۔ البتہ انہوں نے جو الزام لگایا ہے کہ وہاں بلدیہ کے لوگ ملی بھگت کر کے چارہ منڈی چلا رہے ہیں تو اس کو میں چیک کروا لیتا ہوں اور اگر ایسا ہے تو اس کو فوری طور پر روکا بھی جائے گا اور اس کی تحقیقات بھی کرائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، بہت شکریہ۔ میں یہ بات on the floor of the House کر رہی ہوں کہ جس دن یہ چارہ منڈی ختم کی گئی تھی شالیمار ٹاؤن کے عملے نے اگلے دن سے ہی وہاں پر ان ٹرالیوں کو لگوایا تھا۔ وہ ان سے پیسے وصول کرتے ہیں۔ آپ کا شکریہ کہ اگر آپ اس پر کچھ کارروائی کریں گے۔ آپ کے ٹاؤن کا پورا عملہ اس میں ملوث ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6756 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور قلعہ ٹبہ خزانہ روڈ واہگہ ٹاؤن سلطان محمود روڈ تا جامع مسجد اہلبیت کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***6756: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قلعہ ٹبہ خزانہ روڈ واہگہ ٹاؤن سلطان محمود روڈ لاہور سے جامع مسجد اہلبیت تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک پر بارشوں کے پانی کی وجہ سے گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک جہاں سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک سائیڈ پر گورنمنٹ کا گائنی ہسپتال اور دوسری طرف گورنمنٹ ہائی سکول ہے اس لئے سڑک کی مرمت ضروری ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کے حصے کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کسی حد تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کے کام کا آغاز جلد ہی کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا ہے اس کو محکمہ نے own کیا ہے کہ واقعی وہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ میں نے یہ سوال 2021 میں کیا تھا۔ یہ سڑک 20-2019 سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس پر بڑی بھاری ٹریفک چلتی ہے۔ آج 17 اکتوبر 2022 کو کہہ رہے ہیں کہ ہم جلد اس کی تعمیر کا آغاز کر دیں گے۔ مجھے بتا دیں کہ تین سال کے اندر محکمہ کہاں سویا رہا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میں ہمیشہ فنڈز کی کمی کا مسئلہ رہا ہے۔ میں اس کا فوری طور پر بلدیہ کو کہہ کر اس کا تخمینہ لگوا لیتا ہوں۔ اگر بہت بھاری رقم اس پر درکار نہیں ہو گی تو پھر ہم M&R میں سے فوری طور پر ان دو سڑکوں کی جن کی انہوں نے نشاندہی کی ہے اس کا patchwork کروا دیں گے اور ان کو مرمت کروا کر ٹریفک کے قابل بنائیں گے۔ اگر اس پر بہت بھاری بجٹ نہیں لگتا تو کوشش کریں گے کہ یہ ساری سڑک نئے سرے سے بن جائے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری اس میں ایک تجویز ہے کہ جب یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی تھی تو اس وقت میں نے یہ سوال کیا تھا۔ اگر اس وقت اس کا patchwork کر دیا جاتا تو آج ان کو بھاری فنڈز کی ضرورت نہ پڑتی۔ آج ان کو شاید بھاری فنڈز کی ضرورت پڑے گی لیکن اس میں

وہاں کے رہنے والے لوگوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔اس وقت کم خرچ سے جو patch work کیا جا سکتا تھا اب ہے بڑے بجٹ کا سنایا جا رہا ہے کہ سڑک نہ بنائی جائے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے ابھی محکمہ نے لکھ کر بھیجا ہے کہ اس سڑک کے ٹینڈرز اخبارات میں آ چکے تھے لیکن جب ان کی حکومت آج سے چار ماہ پہلے آئی تو انہوں نے وہ سارے ٹینڈر cancel کر دیئے جس میں یہ ٹینڈر بھی cancel ہو گیا۔ اب انشاءاللہ دوبارہ ٹینڈر کر کے اس کو تعمیر کرواتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6773 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: میونسپل کمیٹی میں سینٹری ورکرز کی تعداد اور فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*6773: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) خوشاب میونسپل کمیٹی میں سینٹری ورکرز کی تعداد کتنی ہے ان ورکرز کی حاضری کو یقینی بنانے کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی خوشاب کو 2018 اور 2019 میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور کتنے خرچ ہوئے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) میونسپل کمیٹی میں سینٹری ورکرز کس کس سکیل پر کام کر رہے ہیں تمام کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی خوشاب میں سینٹری ورکرز کی تعداد 112 ہے۔ سینٹری ورکرز کی حاضری دن میں 2 مرتبہ لگائی جاتی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی خوشاب کو 2018 اور 2019 میں جاری کئے گئے فنڈز کی تفصیل اور خرچ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی خوشاب میں کام کرنے والے سینٹری ورکرز کی سکیل وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہوگا کہ بار بار ایک ہی سوال آرہا ہے کہ میونسپل کمیٹی میں جو سینٹری ورکرز ہیں ان کی حاضری کو کیسے یقینی بنایا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ تعینات تو ہیں لیکن کام نہیں کرتے۔ میری خوشاب تحصیل بہت پرانی ہے۔ یہ شیر شاہ سوری کے زمانے کی ہے۔ اس میں اتنی چھوٹی چھوٹی گلیاں ہیں کہ سیوریج کا سسٹم نالیوں والا ہے۔ وہاں پر رکشے کے ذریعے سے wastage اٹھائی جاتی ہے لیکن تین سے چار گلیاں ایسی ہیں جہاں پر ڈی۔ سی یا ڈی۔ پی۔ او نے visit کرنا ہوتا ہے تو ان کو صاف کر دیا جاتا ہے باقی پوری تحصیل خوشاب گندگی کا ڈھیر بنی ہوئی ہے اور ملازمین کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ خوشاب میونسپل کمیٹی میں 46 وارڈز ہیں۔ اگر دو دو لوگ بھی ایک وارڈ میں تعینات کئے جائیں تو میرے خیال میں صفائی کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے لیکن ان کے سپروائزر اتنے نواب ہیں کہ چار سپروائزر ہیں اور صرف ایک کام کر رہا ہے اور تین مسلسل چھٹی پر ہیں۔ اگر سپروائزر ہی نہیں آرہا جس نے دو وقت ان کی حاضری کو چیک کرنا ہے تو پھر یہ کیسے حاضر ہوں گے۔ ان کی حاضری کو یقینی کیسے بنایا جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ وہی سوال ہے جو تین چار دفعہ repeat ہوا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس کو چیک بھی کر لیتا ہوں۔ ویسے بہتر ہوتا کہ میری بہن جو حکومتی بنچوں کی ممبر ہیں، انہوں نے کبھی مجھے بتایا ہوتا۔ میں یہاں منسٹر ہوں ان سے روز ملتا ہوں، ان سے سلام دعا بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے سوال دے دیا، سوال برائے سوال کا فائدہ نہیں۔ یہ مجھے بتاتیں اور میرے علم میں لاتیں میں فوری طور پر اس کو چیک کرتا اور درست کرواتا اور ان کی خواہش کے مطابق صفائی میں جہاں جہاں کوئی کمی کوتاہی تھی اس کو دور کرتا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس اجلاس کے بعد انشاء اللہ وہاں کے CEO اور جو

سینٹری کے انچارج ہیں اُن کو اِن کے ساتھ بٹھا کر ان کی تسلی کرائیں گے۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں ان کی جو شکایات ہیں ان کا ازالہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! حکومتی بنچوں کے ممبران کے پاس زیادہ privilege ہوتا ہے کہ وہ اپنے متعلقہ وزیر سے کسی اہم issue کو House میں لانے سے پہلے بھی ملاقات کر کے حل کرا سکتے ہیں۔ اس میں monitoring کے حوالے سے تمام لوگوں کا concern ہے اور منسٹر صاحب آپ بھی وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ آپ اس کی monitoring and evaluation کے لئے کوئی اچھا سسٹم لانے کے لئے اپنا وقت اور کوششیں بھی صرف کیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 6833 جناب ارشد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6873 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: میرا سوال نمبر 6888 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پارکنگ پلازوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

6888*: محترمہ سبرینہ جاوید: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ٹریفک کے بڑھتے مسائل پر قابو پانے کے لئے 8 پارکنگ پلازے بنائے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں چار پارکنگ پلازے شاہ عالم پلازہ، لبرٹی پارک اینڈ رائیڈ سن فورٹ پلازہ مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن پارکنگ پلازہ ٹیپا کو دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ پارکنگ پلازے پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت بنائے جائیں گے؟

(د) ان پارکنگ پلازوں کو بنانے پر کل کتنی لاگت آئے گی یہ پارکنگ پلازے کتنی منزلوں پر مشتمل ہوں گے اور یہ کس کس جگہ پر بنائے جائیں گے ان کے لئے کیا جگہ خرید کر لی گئی ہے یا کہ نہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! کمشنر، لاہور کی ہدایت پر بائیس پارکنگ پلازوں پر ورکنگ کی گئی، جس میں سے چار منتخب کئے گئے اور لاہور پارکنگ کمپنی نے کی گئی ورکنگ ٹیپا، کمشنر آفس، ایم سی ایل کو پیش کی۔ اس ورکنگ کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق ڈی جی ایل ڈی اے یہ چاروں پارکنگ پلازے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے کنٹرول میں ہیں تاہم یہ درست نہ ہے کہ چاروں پارکنگ پلازے ٹیپا کے اختیار میں دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں! جن چار پلازوں پر ورکنگ کی گئی وہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ (پی پی پی) موڈ کے تحت بنائے جائیں گے۔

(د) اس کا درست جواب ایل ڈی اے اور پلاننگ ڈیپارٹمنٹ (پی اینڈ ڈی) ہی دے سکتے ہیں لہٰذا اس کا جواب متعلقہ ڈیپارٹمنٹس سے لیا جانا مناسب ہے۔ تاہم لاہور پارکنگ کمپنی نے اس ضمن میں اپنی ابتدائی رپورٹ متعلقہ اداروں کو بھجوا دی ہے ثبوت کے طور پر تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں لاہور پارکنگ کمپنی کے پاس اتنے فنڈز نہیں کہ یہ پلازے تعمیر کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب ڈپٹی سپیکر! میرے سوال کے جز (د) میں کہا گیا ہے کہ اس سوال کا جواب متعلقہ department سے لیا جانا مناسب ہے تو مجھے اس سوال پر ہی reservation تھی بہر حال جو ابھی department کی طرف سے جواب وصول ہوئے ہیں میں ان سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب ڈپٹی سپیکر! میرا سوال نمبر 6898 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور بائی پاس پر لگائی گئی لائٹس پر اٹھنے والی لاگت اور چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*6898: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) قصور بائی پاس پر پانچ سال قبل جو لائٹس لگائی گئیں تھیں ان پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ لائٹس 5/4 سال سے بند پڑی ہیں اور پول بوسیدہ اور شدید زنگ آلود ہو چکے ہیں مزید براں ایل ڈی اے کے زیر نگرانی آنے کے بعد بھی ان لائٹس اور پول کی حالت مزید بگڑ رہی ہے اور ان کی افادیت عملاً ختم ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ رسول پور ضلع اوکاڑہ مین بازار میں دو سال قبل لائٹس کے پول لگائے تھے لیکن تاحال لائٹس چالو نہیں کی گئیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا دونوں مقامات پر لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے عوام الناس مشکلات کا شکار ہیں اور آئے روز وہ حادثات کا شکار ہو رہے ہیں کیا حکومت ان دونوں مقامات کی لائٹس کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) قصور بائی پاس منصوبہ کے الیکٹریکل ورکس پر تقریباً چھ کروڑ روپے کی لاگت آئی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ لائٹس قابل مرمت ہیں اور ادارہ ہذا نے ان کی تعمیر و مرمت کا تخمینہ لاگت -/901,358,00 روپے تیار کر لیا ہے مگر گورنمنٹ کے ورکس پر پابندی لگانے کی وجہ سے التواء کا شکار ہے۔ جونہی پابندی ہٹائی جائے گی کام مکمل کروا دیا جائے گا نقل پابندی ورکس تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قصبہ رسول پور ضلع اوکاڑہ میں لائٹس کے پول ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے لگائے تھے لہٰذا اس کا جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

(د) اس جزو کا جواب مذکورہ بالا متعلقہ محکمہ جات سے لیا جانا مناسب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میرے سوال کے جز(ب) میں منسٹر صاحب سے صرف اتنا پوچھنا چاہوں گی کہ لوکل گورنمنٹ کے ورکس پر پابندی لگی ہوئی ہے تو وہ پابندی کب تک ختم ہو جائے گی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب ڈپٹی سپیکر! جو لوکل گورنمنٹ کے میئر اور ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین تھے انہوں نے ہائی کورٹ میں writ کر کے stay لیا ہوا تھا وہ stay اب vacate ہو گیا ہے لہٰذا اب یہ M&R، street lights اور patchwork سارے کام شروع ہو گئے ہیں اور قصور بائی پاس کی لائٹس اور پول کا بھی ہم تخمینہ جات لگا رہے ہیں اور جلد ہی اس کو دوبارہ بحال کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 6908 ملک محمد وحید کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6909 بھی ملک محمد وحید کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7081 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7091 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی کچرا اٹھانے والی گاڑیوں کی تعداد اوران کی ریپئرنگ کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*7091: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنا بجٹ کس کس مد میں فراہم کیا گیا ان دو سالوں کے دوران گاڑیوں کی مرمت کے لئے کتنی بار فنڈز کا اجراء ہوا تفصیل بتائی جائے؟

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس کتنی کچرا اٹھانے والی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور ان میں کتنی چالو حالت میں اور کتنی کب سے خراب ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے فنڈز کی کمی کا جواز بناتے ہوئے گاڑیوں کی مرمت کا کام نہیں کروایا جا رہا ہے جس کی وجہ سے گاڑیوں کی صورتحال دن بدن بدحالی کا شکار ہوتی جا رہی ہے؟

(د) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی گاڑیوں کی مینٹیننس، ریپئرنگ کس کمپنی سے کروائی جاتی ہے پچھلے تین سالوں کے دوران کس کس گاڑی کی مینٹیننس اور ریپئرنگ کروائی گئی گاڑی وار اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاڑیوں کی مرمت کے لئے متعدد بار فنڈز کا اجراء تو ہوا لیکن فنڈز کو گاڑیوں کی مرمت پر خرچ کرنے کی بجائے گاڑیوں کا برائے نام کام ہوا اور سب اچھا کی رپورٹ حکومت کو جا رہی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) بورڈ آف ڈائریکٹرز نے 14938 ملین روپے بجٹ کی منظوری دے دی ہے۔ جو کہ آپریشنل گاڑیوں اور مشینری کے ترقیاتی اخراجات، ویسٹ ٹرانسفر سٹیشنز کی تعمیر، ورکشاپس، آفس اور آئی ٹی آلات کی اپ گریڈیشن کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ جبکہ اہم آپریشنل اخراجات ملازمین کی تنخواہوں سے متعلق اخراجات، آپریشنل گاڑیوں کا ایندھن اور دیکھ بھال، ثانوی فضلہ جمع کرنے اور نقل و حمل، لینڈ فل/ڈمپ سائٹ کے آپریشنل اخراجات، چوکیدار مواد، یونیفارم اور حفاظتی آلات، یوٹیلیٹیز، عوامی آگاہی اور مواصلات اور دیگر آپریشنل اخراجات ہیں۔

منظور شدہ بجٹ میں آپریشنل گاڑیوں کے ایندھن اور لبریکینٹس کے لئے 1,685.5 ملین روپے جبکہ آپریشنل گاڑیوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے 1,021.3 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) کچرا اٹھانے والی گاڑیوں کی زون وائز تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ کمپنی نے نئی گاڑیاں خریدی ہیں اور فیلڈ میں، صرف وہی گاڑیاں سڑک پر ہیں جو آپریشنل مقاصد کے لئے موزوں ہیں۔ وہ گاڑیاں جو آپریشن کے قابل نہیں ہیں ان کو کنڈ منیشن کمیٹی کے حکم کے تحت کنڈیمنڈ کر دیا جاتا ہے۔LWMC لاہور سے روزانہ 60,000 ٹن سے زائد فضلہ اکٹھا کرتا ہے۔

(د) ایل ڈبلیو ایم سی کی گاڑیوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے اپنی ورکشاپس ہیں۔ 1467 گاڑیوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے 1,021.3 ملین روپے کا مختص اور منظور شدہ بجٹ خرچ کیا گیا ہے۔

(ہ) تمام فنڈز گاڑیوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے استعمال کئے گئے اور اس کا آڈٹ دفتر آڈٹ جنرل آف پاکستان کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ج) سے ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ نئی گاڑیاں اور مشینری خریدی گئی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ گاڑیاں اور مشینری کب اور کتنی خریدی گئیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کی detail اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے میں department سے پوری detail لے کر محترمہ کو جواب دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ details منگوا لیں۔ محترمہ آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے تو وہ کر لیں

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال اس سے متعلق ہے کہ LWMC جو ابھی اس وقت لاہور سے کچرا اٹھا رہی ہے کیا لاہور میں کسی اور کمپنی کو کچرا اٹھانے کا contract دیا گیا ہے؟ اور اگر کسی کمپنی کو contract دیا گیا ہے تو وہ contract ہاؤس کے سامنے لایا جائے۔ I think there is a new contract that has happened with a company because what I know the CEO of Lahore Waste Management Company has resigned because of that contract. So if you can share the details of the contract.

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! LWMC کے CEO کے ساتھ جو ہمارا contract تھا وہ expire ہو گیا تھا لہٰذا ان کو دو ماہ کی extension دی ہے اس دوران وہ سارا process complete کریں گے اور پھر اس کے tender آئیں گے اور competition پر نئی companies آئیں گی اور جو ایک bidding process ہوتا اس کو مکمل کرنے کے بعد ان companies میں سے کسی کو یہ contract allot ہو گا۔ ابھی کسی کو کوئی contract نہیں دیا ابھی انہی پرانے لوگوں کو ہی extension دی ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ابھی کسی کو contract allot کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی صرف دو ماہ extension دی ہے پھر competitive process کے through companies کو contract allot ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 7202 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7210 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7275 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں نابالغ بچوں اور بچیوں کے کتابی نکاح پڑھائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*7275: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں آج بھی نابالغ بچوں اور بچیوں کے کتابی نکاح پڑھائے جاتے ہیں؟

(ب) کتابی نکاح سے کیا مراد ہے اور کیا حکومت کی طرف سے کتابی نکاح کی اجازت ہے؟

(ج) کتابی نکاح کی قانونی حیثیت کیا ہے اگر اس نکاح کی کوئی حیثیت نہ ہے تو حکومت کا اس کے خلاف کیا قانون ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961 کے تحت صرف بالغ مرد اور خاتون کا نکاح کیا جا سکتا ہے۔ قانون انسداد اطفال بیاہ 1929 کے تحت نابالغ بچوں اور بچیوں کے نکاح پڑھانا غیر قانونی و قابل دست اندازی جرم ہے۔ محکمہ بلدیات حکومت پنجاب کے تحت نکاح رجسٹرار صرف بالغ مرد و خواتین کے نکاح رجسٹر کرنے کے مجاز ہیں۔ تاہم کتابی نکاح کے رپورٹ ہونے کی صورت میں بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) کتابی نکاح سے مراد وہ نکاح ہے جو عمومی طور پر کسی بچے یا بچی اور مرد یا عورت کا قرآن پاک یا کسی دیگر مذہبی کتاب سے کیا جاتا ہے تاکہ اس کو حقیقی شادی سے روکا جا سکے۔ اس کی وجوہات میں جائیداد کی تقسیم کو روکنا، پسند کی شادی میں رکاوٹ ڈالنا وغیرہ شامل ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اس طرح کے کتابی نکاح کی اجازت نہ ہے۔

(ج) کتابی نکاح غیر قانونی فعل اور قابل دست اندازی جرم ہے اور کتابی نکاح میں شامل فریقین کے خلاف بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے بہت تفصیل کے ساتھ میرے سوالات کے مجھے جوابات دیئے میں ان سے مطمئن ہوں لیکن اس میں جو جز (ب) ہے کہ کتابی نکاح سے کیا مراد ہے اور کیا حکومت کی طرف سے کتابی نکاح کی اجازت ہے؟ اس کے جواب سے بھی میں مطمئن ہوں لیکن اس بارے میں بس منسٹر صاحب سے اتنا عرض کرنا چاہوں گی کہ جو ہمارا South Punjab کا علاقہ ہے ادھر آج بھی نابالغ بچوں اور بچیوں کی چھوٹی عمر میں شادیاں کی جاتی ہیں اور کتابی نکاح پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کو بھی seriously لینا چاہئے اور ہمارے جو یونین کونسل کے سیکرٹری اور نکاح رجسٹرار ہیں ان پر action ہونا چاہئے کہ اس کو seriously لیا جائے تاکہ اس پر control ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7285 جناب محمد معظم شیر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7287 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ

موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7311 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یو سی 119 میں گزشتہ تین سالوں میں ہونے والے ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*7311: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور یونین کونسل 119 میں ہونے والے ترقیاتی کام کس محکمے کے زیر انتظام ہیں؟

(ب) مذکورہ علاقے میں پچھلے 3 سالوں میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے گئے مکمل تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ج) کیا مذکورہ بالا علاقے کے رہائشیوں کو سیوریج اور پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک یہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یو سی 119 میں ہونے والے ترقیاتی کاموں میں مختلف محکمہ جات کام کرتے ہیں جس میں محکمہ لوکل گورنمنٹ، ایل ڈی اے، واسا پبلک ہیلتھ، اور میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور وغیرہ شامل ہیں۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن نے پچھلے 03 سالوں میں یونین کونسل 119 میں کوئی ترقیاتی کام نہ کروایا ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ میں سیوریج اور پانی کی فراہمی محکمہ واسا کی ذمہ داری ہے جو کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ماتحت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یونین کونسل 119 لاہور کی تقریباً ساٹھ ہزار کی آبادی والا علاقہ ہے تو یہاں کب development کے کام ہوں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! Development کے کام اپنی routine کے ساتھ تمام علاقوں میں چلتے رہتے ہیں یہ کبھی رکے نہیں ہیں۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا آج سے چند ماہ پہلے جو پرانی ہماری لوکل گورنمنٹ تھی ان میں سے کچھ میئر اور ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین نے کورٹ سے stay لے لیا تھا تو اس کی وجہ سے development کے کام رک گئے تھے لیکن اب دوبارہ کام شروع ہو گئے ہیں میں اپنی معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں جو بھی ہمارے وہاں کے یونین کونسل کے انچارج ہے یا chief officer ہے ان سے بات کر کے ان کے جو development کے کام ہونے والے ہیں ان کو list out کر کے دیں تو priority bases پر ہم کوشش کریں گے کہ وہاں کے development کے کام جلد مکمل کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ priorities طے کر لیں منسٹر صاحب آپ کے development کے کام جلد کروادیں گے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جی، please مجھے منسٹر صاحب جب بولیں گے میں آ جاؤں گی کیونکہ اس علاقہ کا بہت بڑا حال ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7350 چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7363 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7365 محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7366 بھی محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7425 رانا منور حسین کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7448 جناب محمد یوسف کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 756 جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راجن پور: پی پی-293 میں موجودہ سال ترقیاتی منصوبوں کے لئے مختص کردہ رقم و تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*6628: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور پی پی-293 میں مالی سال 21-2020 میں ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے کتنی رقم صوبائی حکومت اور ضلعی حکومت نے مختص کی ہے ان منصوبہ جات کے نام مع مختص رقم کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کن کن منصوبوں کے لئے رقم جاری کر دی گئی ہے اور کن کن منصوبوں کے لئے ابھی تک رقم جاری نہ کی گئی ہے۔؟

(ج) کتنے منصوبہ جات پر کام شروع کر دیا گیا ہے ان منصوبہ جات کے نام مع تخمینہ لاگت بتائیں نیز کیا یہ منصوبہ جات اسی مالی سال میں مکمل کر دیئے جائیں گے؟

(د) بقایا منصوبہ جات کے لئے کب تک رقم جاری کی جائے گی اور کب تک ان کو مکمل کیا جائے گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور میں PP-293 مالی سال 21-2020 منصوبہ جات کے لئے 107.798 ملین مختص کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میونسپل کمیٹی جام پور کے مطابق حکومت پنجاب کی طرف سے مبلغ -/5100000 روپے ماہانہ PFC شیئر ملتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس ادارہ ہذا کے ماہانہ اخراجات تنخواہ۔ پنشن۔ POL اور دیگر یوٹیلٹی بل ہائے کے ماہانہ اخراجات مبلغ ایک کروڑ سے زائد ہوتے ہیں۔ فنڈز کی کمی کے باعث سال 21-2020 میں میونسپل کمیٹی کسی بھی قسم کے ترقیاتی کام نہ کروا سکی تھی۔ تاہم لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت بننے والا لوکل گورنمنٹ سسٹم بحال ہو چکا ہے۔ منتخب عوامی نمائندوں کو ترقیاتی گرانٹ کی موصولی کے بعد ترقیاتی منصوبہ جات شروع کروا دیئے جائیں گے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور کے مطابق تمام منصوبہ جات کی مختص شدہ رقم جاری کر دی گئی ہے۔

میونسپل کمیٹی جام پور کے مطابق مالی سال 21-2020 میں میونسپل کمیٹی جام پور میں کوئی بھی منصوبہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے شروع نہ کیا گیا تھا۔ تاہم نئے مالی سال میں نئے ترقیاتی پراجیکٹ زیر غور ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور کے مطابق تمام منصوبہ جات پر کام شروع کر دیا گیا ہے اور جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے سال 22-2021 میں مکمل ہو جائے گا۔ جن کی تفصیل مذکورہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میونسپل کمیٹی جام پور کے مطابق مالی سال21-2020 میں میونسپل کمیٹی جام پور کی طرف سے کوئی بھی منصوبہ شروع نہ کیا گیا تھا۔

(د) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور کے مطابق تمام منصوبہ جات کی مختص شدہ رقم جاری کر دی گئی ہے۔ میونسپل کمیٹی جام پور کے مطابق مالی سال 21-2020 میں میونسپل کمیٹی جام پور میں کوئی بھی منصوبہ شروع نہ کیا گیا تھا۔ تاہم رواں سال22-2021 کے بجٹ میں میونسپل کمیٹی کی طرف سے ADP کے لیئے رقم مختص کی جا چکی ہے۔ فنڈز کی بہتری اور حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور کی سڑکوں، چوراہوں پر گندگی اور کوڑے کے ڈھیر کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

***6632: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغوں کے شہر لاہور کی سڑکیں چوک چوراہے گندگی، غلاظت اور کوڑے کے ڈھیر بنے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی کئی دن کوڑا نہ اٹھانے کی وجہ سے ماحول میں بدبو اور تعفن پھیل چکا ہے جس سے وبائی امراض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے؟

(ج) شہر میں گندگی پھیلنے اور صفائی کے ناقص انتظام کی کیا وجوہات ہیں اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) چونکہ صفائی کے حوالے سے کئے گئے Outsourcing Contracts کی سات سالہ میعاد ختم ہو چکی ہے اور LWMC اس وقت عبوری دور سے گزر رہی ہے۔ اس صورتحال میں LWMC نے خود صفائی کا ذمہ اپنے سر لیا اور موجودہ وسائل سے کوڑا اکٹھا کر کے اسے ٹھکانے لگانے کے فرائض سر انجام دے رہی ہے۔ LWMC کی حتیٰ الامکان کوشش ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر گلیوں، محلوں، گھروں اور مارکیٹوں سے کوڑا اکٹھا کر کے مختص کردہ Disposal site پر ٹھکانے لگایا جائے تاکہ باغوں کا شہر لاہور گندگی اور غلاظت سے محفوظ رہے۔

(ب) LWMC کی بھرپور کوشش ہے کہ موجودہ وسائل سے روزانہ کی بنیاد پر بہتر سے بہتر Solid Waste Management Services مہیا کر سکے تاکہ شہر اور شہریوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ مزید براں حالیہ نازک صورتحال میں کورونا کے پھیلاؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے LWMC ہر Sore Point اور Open Plots کو صاف رکھنے کے لئے مختلف Activities کر رہی ہے تاکہ بیماریوں کے خطرے کو کم سے کم کیا جا سکے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ LWMC اس وقت عبوری دور سے گزر رہی ہے اور موجودہ وسائل سے شہر کی صفائی کے فرائض سر انجام دے رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ شہر میں صفائی کی صورتحال وقتی طور پر متاثر ہوئی لیکن اب اس سسٹم کو دوبارہ سے Streamline کر دیا گیا ہے اور صورتحال پہلے سے کافی بہتر ہے۔ Long Term Services کے لئے ضروری Procurements کی جا رہی ہیں تاکہ دوبارہ ایسی صورتحال سے بچا جا سکے۔

ساہیوال: جانوروں کی چربی سے مضر صحت گھی کی تیاری اور استعمال سے متعلقہ تفصیلات

***6705: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ضلع بھر میں مختلف مقامات پر جانوروں کی چربی سے تیار ہونے والا گھی غیر معیاری مضر صحت اشیاء میں استعمال کر کے فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مضر صحت اشیاء کے استعمال سے ساہیوال کے شہری پیٹ، آنتوں، السر جگر اور معدہ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں لیکن ضلع و مقامی انتظامیہ کی ملی بھگت سے فیکٹریوں جانوروں کی چربی سے گھی تیار کر رہی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو ضلعی حکومت ساہیوال اور مقامی انتظامیہ کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ضلع ساہیوال کی عوام دیگر مہلک بیماریوں سے بچ سکے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے متعلقہ نہ ہے بلکہ محکمہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے۔

(ب) یہ کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود میں چربی سے گھی تیار کرنے والی کوئی فیکٹری نہ ہے۔

(ج) یہ کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود میں چربی سے گھی تیار کرنے والی کوئی فیکٹری نہ ہے۔ مضر صحت اشیاء کے استعمال اور خرید فروخت کے خلاف کارروائی کا جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

رحیم یار خان چاچڑاں شریف میں پینے کے پانی میں آرسینک کی آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

***6730:سید عثمان محمود :** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے سندھ کے سیلابی پانی اور خراب سیوریج کی وجہ سے چاچڑاں شریف (رحیم یار خان) میں آرسینک کی مقدار پینے کے پانی میں شامل ہو گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آرسینک کی وجہ سے لوگ خاص طور پر بچے گردوں کے امراض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت چاچڑاں شریف میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سیلابی پانی کی وجہ سے چاچڑاں شریف کا پانی خراب ہے۔

(ب) جی ہاں! پانی کی خرابی کی وجہ سے بیماریوں کا خدشہ ہوتا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی جانب سے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ چاچڑاں شریف میں اب تک 2 فلٹریشن پلانٹ نصب کر چکا ہے۔ ایک فلٹریشن پلانٹ مکمل اور مستقل طور پر کام کر رہا ہے، جس کو ڈسٹرکٹ کونسل رحیم یار خان چلا رہا ہے۔ دوسرا فلٹریشن پلانٹ تنصیب کے مراحل میں ہے۔

ساہیوال جیون سٹی کے ڈویلپرز کا غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمیں بنانے کے خلاف درج ایف آئی آر پر پیشرفت سے متعلقہ تفصیلات

***6833: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالونی ڈویلپرز کے خلاف تھانہ فرید ٹاؤن ساہیوال میں درج ایف آئی آر نمبر 21/60 بجرم 420 ت پ میٹروپولیٹین کارپوریشن ساہیوال کی حدود چک نمبر 87/R-6 میں جیون سٹی کے نام پر فیز 1 اور فیز 4 کو غیر قانونی طور پر بنا کر پلاٹس کی خرید و فروخت کا سلسلہ جاری رکھنے کے جرم میں درج ہوئی اس کے اصل حقائق کیا ہیں اور میٹروپولیٹن کارپوریشن کے کتنے واجبات بقایا بذمہ ڈویلپرز ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویلپرز نے میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال سے اس کی کوئی منظوری نہ لی ہے اور نہ کوئی محکمہ سے ہاؤسنگ سکیم کا NOC لیا ہے جس سے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے شیڈول 4 پارٹ 11 کے سیکشن 7،9،13 کے جرائم کا ارتکاب کیا ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو میونسپل کارپوریشن ساہیوال و متعلقہ پولیس نے آج تک ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے کارپوریشن نے اس جیسی کتنی ہاؤسنگ سکیمز کے خلاف کارروائی کی ہے اور کتنی ریکوری ہوئی مزید کیا کیا پیش رفت ہوئی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا FIR نمبر 2021/60، جیون سٹی فیز 1 اور فیز 4 کے ڈویلپرز کے خلاف درج کروائی گئی ہے۔ تاہم فیز 4 کی حسب ضابطہ منظوری ہو چکی ہے جبکہ

فیز 1 کی منظوری نہ ہوئی ہے اور FIR کی کارروائی زیر سماعت ہے۔ کل رقم -/80,80,000 واجب الوصول ہے۔

(ب) جیون سٹی فیز 4 کی حسب ضابطہ منظوری NOC / جاری ہو چکا ہے، جبکہ فیز 1 کے خلاف FIR درج کروائی گئی جس کی کارروائی زیر سماعت ہے۔ FIR کے مندرجات میں غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمز ڈویلپ کرنا شامل ہے جبکہ محکمہ ریونیو کی طرف سے Condonation Fee کا NOC تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی طرف سے مذکورہ بالا سکیمز کے علاوہ دیگر لیڈ سب ڈویژن / ہاؤسنگ سکیمز کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ جس کے تحت ایسی سکیموں کے ڈویلپرز کے خلاف FIR,s متعلقہ پولیس اسٹیشنز میں درج کروائی گئی ہیں اور مقدمات سول عدالتوں میں زیر سماعت ہیں تاہم جن مقدمات کے فیصلہ جات ہو چکے ہیں ان سے حسب ضابطہ وصولیاں کی جا چکی ہیں۔ مذکورہ بالا غیر قانونی انڈر پراسس لینڈ سب ڈویژن سکیمز کے ڈویلپرز / مالکان سے میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال اب تک تقریباً چار کروڑ روپے وصول کر چکی ہے۔ متعلقہ ڈویلپرز کے خلاف ایف آئی آرز کی کاپیاں تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

اوکاڑہ: منڈی احمد آباد کو ٹاؤن کمیٹی سے یونین کونسل کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

***6873: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکمل طور پر شہری علاقہ / اربن ایریا ہونے کی وجہ سے منڈی احمد آباد کو پہلے ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا گیا پھر ٹاؤن کمیٹی کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا گیا میونسپل کمیٹی کو ٹاؤن کمیٹی میں تبدیل کیا گیا اور اب ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو یونین کونسل کا درجہ دے دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ مکمل اربن ایریا ہے اس کے ختم ہونے والی ٹاؤن کمیٹی احمد آباد سے عوام کن کن سہولیات سے مستفید ہو رہے تھے؟

(ج) کیا موجودہ حکومت عوام کو سہولت دینے کے لئے ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 2019 میں پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت ہونے والی حد بندی کے نتیجے میں منڈی احمد آباد کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا گیا تھا اب جبکہ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2022 کا نفاذ کیا جا چکا ہے تو اس کے تحت منڈی احمد آباد کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا جا چکا ہے۔ لہٰذا اب یہ یونین کونسل نہ ہے بلکہ میونسپل کمیٹی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے نفاذ کے بعد ٹاؤن کمیٹی کو دیئے گئے فنکشنز کے مطابق منڈی احمد آباد کی عوام کو تمام میونسپل سروسز کی سہولت حاصل تھیں۔ جن میں صحت و صفائی، سیوریج، سٹریٹ لائٹس، پانی وغیرہ کی سہولیات شامل تھیں۔

(ج) منڈی احمد آباد کو موجودہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2022 کے تحت میونسپل کمیٹی کا درجہ حاصل ہے۔

لاہور: ویلفیئر سوسائٹی عامر ٹاؤن کی گلیوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*6908: **ملک محمد وحید:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یکم جنوری 2020 سے اب تک لاہور میں گلیاں، سڑکیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں وہ پختہ نہیں کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہربنس پورہ لاہور میں واقع ویلفیئر سوسائٹی عامر ٹاؤن کی گلیاں نہایت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں نیز گٹروں کے ڈھکن بھی غائب ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سوسائٹی میں آوارہ کتوں کی بھی بھرمار ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ آبادیوں کی سڑکیوں کا پیچ ورک کروانے سٹریٹ لائٹس اور گٹروں کے ڈھکن لگوانے اور آوارہ کتوں کے تدارک کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں گلیاں، سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی رہتی ہیں تاہم میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور اپنے منظور شدہ بجٹ میں دستیاب فنڈز کے مطابق ان کی وقتاً فوقتاً تعمیرومرمت کرتی رہتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے تاہم مذکورہ آبادی عامر ٹاؤن کی سڑکوں کا مورخہ 2020-09-11، 2021-04-01، 2021-03-13، 2021-10-31، کو پیچ ورک کا کام کروایا گیا اور 45 مِسنگ مین ہول کور بھی لگوائے گئے۔

(ج) آوارہ کتوں کے رپورٹ ہونے کی صورت لاہور ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق آوارہ کتوں کو تلف کرنے کی بجائے بے جنس کرنے کے طریقہ پر عمل کیا جاتا ہے۔

(د) جواب جُز الف، ب اور ج میں دے دیئے گئے ہیں تاہم رواں مالی سال میں ضرورت کے مطابق مزید مذکورہ کام کروادیئے جائیں گے اور بلدیہ لاہور کُتوں کے تدارک کا ارادہ رکھتی ہے تاہم عدالت عالیہ لاہور ہائیکورٹ لاہور بحوالہ آرڈر نمبر 217/277 بتاریخ 14.04.2021 کُتوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور بے جنس کرنے کے احکامات صادر کئے ہیں۔ جس کے لئے عملہ MCL نے ویٹرنری ہسپتال سے باقاعدہ کُتے پکڑنے کی تربیت حاصل کی ہے۔ کتوں کو پکڑ کر ویٹرنری ہسپتال کی طرف سے بنائے گئے 5 عدد سنٹرز پر وصول کروایا جاتا ہے جس کے بعد کتوں کو بے جنس کرنے کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں آوارہ کتوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6909: **ملک محمد وحید:** کیا وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں یکم جنوری 2020 سے فروری 2021 تک کل کتنے آوارہ کتے تلف کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا آوارہ کتوں کو ٹھکانے لگانے یا مارنے کی کوئی حکمت عملی حکومت کی طرف سے بنائی گئی ہے؟

(ج) لاہور میں یکم جنوری 2020 سے اب تک آوارہ کتوں کے کاٹنے کے کل کتنے واقعات رونما ہوئے ہیں؟

(د) لاہور میں یکم جنوری 2020 سے اب تک آوارہ کتوں کے کاٹنے سے کتنی اموات ہوئی ہیں نیز کتنے افراد یا بچے آوارہ کتوں کے کاٹنے سے اپاہج ہوئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت آوارہ کتوں کا مکمل سدباب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) لاہور میں یکم جنوری 2020 سے فروری 2021 تک کل 39638 آوارہ کتے تلف کئے گئے ہیں۔ جو کہ محکمہ ہیلتھ کی زیر نگرانی CEO ہیلتھ سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! آوارہ کتوں کو ٹھکانے لگانے یا مارنے کی حکمت عملی بنائی گئی ہے اور اسی حکمت عملی کے تحت محکمہ ہیلتھ آوارہ کتوں کو تلف کر رہا ہے۔ پالیسی کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ (IPH) سے موصولہ رپورٹ کے مطابق یکم جنوری 2020 سے لے کر 30 مارچ 2020 تک کتوں کے کاٹنے سے متاثرہ 1997 مریضوں کو ویکسین لگائی گئی جبکہ بعد ازاں بوجہ کرنا متذکرہ ARV (Anti Rabies Vaccination) سنٹر عارضی طور پر بند کر دیا گیا جس کی کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آوارہ کتوں کے کاٹنے سے ہونے والی اموات کی تعداد محکمہ پرائمری اینڈ سکینڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس کا جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت آوارہ کتوں کا مکمل سدباب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اسی حکمت عملی کی بنیاد پر میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور، محکمہ ہیلتھ لاہور کے ساتھ مل کر روزانہ کتوں کو تلف کرنے کی مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔ بائی لاز کی کاپی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم: پنڈی بکھ تا پنن وال روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7081: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیلڈ آفس نمبر 3، تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں ککڑ پنڈی اور پنڈی بکھ کے رہائشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ تا پنن وال تک 5 کلو میٹر روڈ بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا روڈ 5 کلو میٹر میں صرف ڈیڑھ کلو میٹر بنادی گئی ہے اور بقایا ساڑھے 3 کلو میٹر روڈ ادھوری پڑی ہے جس سے علاقے والوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت پنڈی بکھ تا پنن وال روڈ کب تک مکمل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ کہ ضلع کونسل جہلم نے اس نام کی کوئی سکیم /روڈ نہ بنائی ہے ، مزید بر آں 1992 میں فیلڈ آفسز کا قیام نہ تھا۔

(ب) ضلع کونسل جہلم نے یہ روڈ نہ بنائی ہے بلکہ یہ روڈ W&C ڈیپارٹمنٹ نے بنائی ہے لہٰذا اس کا جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

(ج) مذکورہ بالا روڈ کی تعمیر کی تکمیل کے متعلق جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

لاہور: ٹولنٹن مارکیٹ میں صفائی کے ناقص انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

***7202: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں واقع ٹولنٹن مارکیٹ میں صفائی کے انتظامات انتہائی ناقص ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا مقام پر گندگی و غلاظت کے ڈھیر اور جانوروں کی باقیات وغیرہ نے ماحول کو انتہائی تعفن زدہ کر رکھا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا مارکیٹ جانوروں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) اس سوال کے برعکس یہ درست ہے کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے ٹولنٹن مارکیٹ صفائی کی صورت حال کو برقرار رکھنے کے لئے چار 0.8CM3 مع ایک CM35 کو بڑا کنٹینر مذکورہ مارکیٹ میں رکھوائے ہوئے ہیں جو کہ روز مرہ کی بنیاد پر 2 دفعہ اٹھوائے جاتے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جواب الف میں واضح کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مینول سویپنگ کا سلسلہ بھی روزانہ کی بنیاد پر دھرایا جاتا ہے۔جو کو پانچ عدد سینٹری ورکرز بخوبی انجام دیتے ہیں۔جبکہ مقررہ وقت پر مشینری کے ذریعے ویسٹ کو مارکیٹ سے اٹھالیا جاتا ہے۔اس حوالے سے کام کرتے ہوئے ایل ڈبلیو ایم سی ورکرز مع مشینری تصاویر تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) یہ سوال ایل ڈبلیو ایم سی ورک سکوپ میں نہیں آتا مناسب ہو گا کہ متعلقہ محکمہ سے جواب طلب کیا جائے۔

سر گودھا شہر میں پارکس اور ملازمین کی تعداد نیز اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***7210: جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سر گودھا شہر میں کتنے پارک ہیں اوران کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین ہیں اوراس ادارے کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں کس کس کے استعمال میں ہیں ان کا ماہانہ پٹرول کا کتنا خرچ ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کتنے پارک ہیں؟

(ج) ان پارک کی دیکھ بھال کے لئے کتنے مالی ودیگر سٹاف ہے تفصیل بتائی جائے؟

(د) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور یہ بجٹ کس کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل بتائی جائے؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی سر گودھا کے مطابق سر گودھا شہر میں 20پارکس ہیں جن کی دیکھ بھال پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کر رہی ہے اور دیکھ بھال کے لئے عملہ کی تعداد 107 ہے۔

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی سر گودھا کے زیر استعمال 2عدد گاڑیاں ہیں۔جن کی تفصیل ذیل میں ہے۔

1۔ گاڑی نمبری BKA - 4500 زیرِ استعمال ڈائریکٹر جنرل (پی ایچ اے)

2۔ گاڑی نمبری SGG - 8700 زیر استعمال ڈائریکٹر ایڈمن (پی ایچ اے)

ماہانہ پیٹرول کا استعمال 250 لیٹر سے 300 لیٹر فی گاڑی ہے۔

(ب) یونٹ بھیرہ کی حدود میں ایک عدد پارک ہے۔ جس کا نام گلشن اقبال پارک ہے۔
یونٹ بھلوال کی حدود میں دو عدد پارک ہیں جن کے نام شہید بریگیڈیر محمد افضل چیمہ چلڈرن پارک اور فیملی پارک بھلوال ہے۔

(ج) یونٹ بھیرہ میں مذکورہ پارک کی دیکھ بھال کے لئے ایک مالی اور تین خاکروب تعینات کئے گئے ہیں۔ یونٹ بھلوال میں مذکورہ پارکس کی دیکھ بھال کے لئے تین مالی اور تین چوکیدار تعینات کئے گئے ہیں۔

(د) یونٹ بھیرہ کے مطابق گزشتہ دو سالوں میں پارک کی مد میں کوئی بجٹ فراہم نہ کیا گیا ہے۔ جب کہ یونٹ بھلوال کے مطابق PMSP پروگرام کے تحت 20-2019 میں میونسپل کمیٹی بھلوال کی طرف سے مبلغ 3 کروڑ 25 لاکھ روپے کی گرانٹ ملی تھی جس کے باقاعدہ ٹینڈر لگائے گئے اور کام بھی مکمل کیا جا چکا ہے۔

خوشاب: پی پی۔ 84 ایم سی مٹھہ ٹوانہ کی سڑکوں کے لئے فنڈز مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7285: **جناب محمد معظم شیر**: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پی پی۔ 84 خوشاب ایم سی مٹھہ ٹوانہ میں سڑکوں کا نظام بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) کیا حکومت ایم سی مٹھہ ٹوانہ میں سڑکوں کو ٹھیک کرنے اور ریپئر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت بجٹ مالی سال 22-2021 میں ان سڑکوں کے لئے فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ یہاں کے لوگوں کی شکایات کم ہو سکیں نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایم سی مٹھہ ٹوانہ میں سڑک ناصر چوک تا BHU مٹھہ ٹوانہ تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! ادارہ ہذا ایم سی مٹھہ ٹوانہ سڑکوں کو ٹھیک کرنے اور ریپئر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) جی ہاں! ایم سی مٹھ ٹوانہ بجٹ مالی سال 2021/22 میں ان سڑکوں کے لئے فنڈ مختص ہے جس ضمن میں ورک آرڈر نمبر 293 مورخہ 16-03-2021 کو ٹھیکیدار محمد اسلم پرویز کو سڑک ناصر چوک تا BHU مٹھ ٹوانہ تک کا ٹھیکہ مبلغ 1 کروڑ روپے میں دیا جس میں ٹھیکیدار بوجہ ضمنی الیکشن حلقہ پی پی 84 مورخہ 30-05-2022 کو الیکشن کمیشن آف پاکستان کے حکم کے مطابق کام روک دیا اور Price Veriation پر لاہور ہائی کورٹ میں W.P No 19425 of 2022 مورخہ 30-03-2022 کورٹ دائر بھی کر رکھی ہے۔

تحصیل جڑانوالہ چک نمبر 61ر۔ب میں لوکل گورنمنٹ کی ڈسپنسری کے رقبہ پر بااثر افراد کے قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

***7287: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 61ر۔ب تحصیل جڑانوالہ میں لوکل گورنمنٹ کی ڈسپنسری کا کل رقبہ تین ایکڑ پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسری کی عمارت مکمل طور پر گر چکی ہے اور ڈسپنسری کے رقبہ پر گاؤں کے بااثر افراد نے قبضہ کیا ہوا ہے ان بااثر افراد کے نام وزیر قبضہ اراضی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت ڈسپنسری کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے، ڈسپنسری کی چار دیواری اور عمارت کو دوبارہ تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ چک نمبر 61رب تحصیل جڑانوالہ میں موجود ڈسپنسری کا کل رقبہ فرد جمعبندی کے مطابق 17 کنال 7 مرلہ ہے۔ فرد کی کاپی تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسپنسری کی عمارت مکمل طور پر گر چکی ہے اور قبضہ کی بابت تحصیلدار صاحب جڑانوالہ کو تفصیل مہیا کرنے کے لئے چٹھی نمبری

CO/295/TCJ مورخہ 28.07.2021 کو ارسال کی جا چکی ہے جس کی کاپی تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسپنسری محکمہ صحت کے زیر کنٹرول ہے جس کی مزید تفصیلات متعلقہ محکمہ سے لی جانا مناسب ہے۔ محکمہ صحت کے مطالبہ پر صوبائی بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ ڈسپنسری کی عمارت تعمیر کرنے کا ذمہ دار ہے۔

میونسپل کارپوریشن بہاولنگر میں ریٹائرڈ اور وفات پا جانے والے ملازمین کی تعداد اور واجبات کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*7350: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی /کارپوریشن بہاولنگر میں سال 2019، 2020 اور 2021، میں کتنے ملازمین ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور کتنے ملازمین دوران سروس وفات پائے ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تاریخ ریٹائرمنٹ اور تاریخ وفات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کو پنشن، گریجویٹی سمیت تمام مراعات مل چکی ہیں جن کو مراعات مل چکی ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ مع مراعات کی رقم کی تفصیل دی جائے اگر ان کو نقد رقم دی گئی ہے تو اس کی رسید اگر چیک دیئے گئے ہیں تو ان کے نمبرز مع بنک کا نام و بنک اکاؤنٹ نمبر بتائیں؟

(ج) جن ملازمین کو یہ سہولت فراہم نہ کی گئی ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں -ان کے نام، عہدہ۔ گریڈ بتائیں۔ نیز ان کو کب تک یہ مراعات فراہم کر دی جائیں گی۔ نیز ان کو یہ سہولت فراہم نہ کرنے والے ملازمین وافسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) تفصیل ریٹائرڈ ملازمین تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل واجبات مع بنک اکاؤنٹ نمبرز ملازمین تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام ریٹائرڈ، دوران سروس وفات پا جانے والے ملازمین کو ادائیگی کی جا چکی ہے۔

میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے بجٹ اور ترقیاتی منصوبوں پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*7363: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کا سال 21-2020 کا بجٹ کتنا تھا مد وار تفصیل فراہم کریں۔ کتنی رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ کی گئی؟

(ب) اس سال کتنی رقم سیوریج اور واٹر سپلائی کے منصوبہ جات پر خرچ کی گئی ان منصوبہ جات کے نام اور رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کتنے ٹیوب ویل واٹر سپلائی کے لئے کہاں کہاں ہیں ان سے روزانہ کتنا پانی پینے کے لئے فراہم کیا جاتا ہے کتنے مزید ٹیوب ویل لگانے کی ضرورت ہے؟

(د) اس کمیٹی کے پاس کون کون سی مشینری ہے اس کی تفصیل مع اخراجات بتائیں؟

(ہ) اس کے ملازمین کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز بتائیں اور کتنے اور کون کون سے ملازمین اس کمیٹی میں سالہا سال سے کام کر رہے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے سالانہ بجٹ 21-2020 اور خرچ کردہ رقم کی مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی میاں چنوں نے دوران سال 21-2020 میں کسی ترقیاتی منصوبے بابت فراہمی سیوریج لائن، واٹر سپلائی پر کوئی رقم خرچ نہ کی، البتہ شعبہ صفائی و واٹر سپلائی کے دیگر اخراجات کی تفصیل ذیل میں ہے:

تنخواہ شعبہ صفائی 81,65,3364

تنخواہ واٹر سپلائی 13,92,1668

مرمت وہیکلز 9,09,989

ٹوٹل 96,48,50,221

(ج) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے صرف دو ٹیوب ویل برائے سیر اب کرنے گراسی پلاٹ میونسپل اسٹیڈیم، میونسپل چلڈرن پارک زیر استعمال ہیں اور باقی ٹیوب ویل مین سپلائی لائن نا قابل استعمال ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں واٹر سپلائی کی سپلائی لائن سال 1985 کو ڈالی گئی تھی جو اب مکمل طور پر ناکارہ ہو چکی ہے اس وجہ سے واٹر سپلائی کے ذریعے لوگوں کو پینے کا پانی فراہم نہ کیا جارہا ہے البتہ لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے میونسپل کمیٹی میاں چنوں نے 16 واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جو کہ عوام کو فری پینے کا پانی فراہم کر رہے ہیں۔

(د) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے پاس شعبہ صفائی کے لئے مشینری کی تعداد مع اخراجات کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے پاس 320 ملازمین ہیں جس میں سے 14 پوسٹیں خالی ہیں، ملازمین کا عہدہ اور گریڈ وائز تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

منڈی بہاؤالدین: پی پی۔ 65 میں پختہ سڑکوں کی تعداد اور مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*7365: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔65 میں کتنی اور کون کون سی سڑکیں محکمہ لوکل گورنمنٹ کے تحت ہیں ان میں سے کتنی پختہ اور کتنی پختہ نہ ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے لئے مالی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ کی گئی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس رقم سے کون کون سی سڑک کو پختہ کیا گیا؟

(د) مزید سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی منڈی بہاؤالدین کی حدود میں تمام سڑکات پختہ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ نیو رسول روڈ	2۔ پرانا رسول روڈ	3۔ ریلوے روڈ	4۔ کچہری روڈ
5۔ پھالیہ روڈ	6۔ تھانہ روڈ	7۔ جیل روڈ	8۔ واسو روڈ
9۔ ڈاکخانہ روڈ	10۔ شہید انوالی روڈ	11۔ کمیٹی بازار روڈ	

(ب) ان سڑکات کی مرمت کے لئے مالی سال19-2018 میں کوئی فنڈ استعمال نہ کیا گیا ہے۔مالی سال 20-2019اور21-2020میں سڑکات کی مرمت کے لئے -/5,39,52,000روپے رکھے گئے۔

(ج) تعمیر و مرمت ریلوے روڈ از صدر گیٹ تا ٹیکسی اسٹینڈ چوک شہر منڈی بہاؤالدین اور تعمیر و مرمت عارف آباد روڈ مع کینال خدا بخش روڈ تا عارف آباد روڈ شہر منڈی بہاؤالدین پر -/1,14,52,000روپے خرچ کئے گئے۔ تھانہ روڈ شہید انوالی روڈ، کمیٹی بازار روڈ پر -/75,00,000روپے خرچ کئے گئے اس کے علاوہ واسو روڈ پر -/2,50,00,000روپے کا کام مکمل ہو چکا ہے باقی کا کام جاری ہے۔

(د) باقی سڑکات کی مرمت کے لئے بجٹ مالی سال 23-2022 میں -/4,00,00,000روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

منڈی بہاؤالدین: مویشی منڈیوں کی تعداد اور موصولہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

***7366: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں مویشی منڈیوں کی تعداد کتنی اور یہ کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) مالی سال19-2018اور20-2019میں ان مویشی منڈیوں کے ٹھیکہ جات کی مد میں کتنی آمدن ہوئی اور ٹیکس کی مد سے کتنی آمدن جمع ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں صرف ایک مویشی منڈی ہے جو کہ کٹھیالہ شیخاں میں واقع ہے۔

(ب) مالی سال19-2018اور20-2019میں مذکورہ مویشی منڈی کے ٹھیکہ جات کی مد میں آمدن اور ٹیکس کی مد میں وصولی کی رقم کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا: میونسپل کمیٹی تحصیل کونسل سلانوالی اور پی پی۔ 79 کے چکوک میں بنائی گئی سکیموں پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*7425: **رانا منور حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی سلانوالی، تحصیل کونسل سلانوالی اور تحصیل کونسل سرگودھا نے پی پی۔ 79 کے کن چکوک میں کیا کام کروایا ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی کے فنڈز سے سلانوالی سٹی کی کس وارڈ میں کون کون سی سکیمیں بنائی گئی ہیں اور کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے؟

(ج) ان تمام سکیموں پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(د) میونسپل کمیٹی سلانوالی اور تحصیل کونسل سرگودھا و سلانوالی کے ایڈمنسٹریٹرز نے کس اختیار کے تحت رقم خرچ کی اور کتنی رقم ان سالوں میں خرچ کی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت ڈسٹرکٹ کونسل کی جگہ تحصیل کونسلز کا قیام معرض وجود میں آیا تھا تحصیل کونسل سلانوالی و سرگودھا نے سال 20-2019 میں 86 لاکھ 73 ہزار روپے کی سکیمیں لگائیں تھیں۔ ڈسٹرکٹ کونسل سرگودہا مورخہ 2021-10-17 کو بحال ہوئی اور ڈسٹرکٹ کونسل سرگودہا نے کوئی سکیم نہ لگائی ہے کیونکہ لاہور ہائی کورٹ نے ترقیاتی کاموں پر جناب چیئرمین صاحبان کی اپیل کی وجہ سے پابندی لگا رکھی تھی۔

(ب) میونسپل کمیٹی کے فنڈز سے سلانوالی سٹی میں بنائی گئی سکیمیں اور خرچ کردہ فنڈز کی تفصیل ذیل میں ہے:۔

نمبر شمار	سال	وارڈ	تعداد سکیم	خرچ کردہ رقم
1۔	2019-20	1 تا 9	23	16208286
2۔	2020-21	1,2,3,4,7,11	16	2421069
3۔	2021-22	1 تا 14	17	3394986
		میزان		20024341

(ج) ایک کروڑ 55 لاکھ روپے تحصیل کونسل سلانوالی نے خرچ کی تھی جبکہ میونسپل کمیٹی سلانوالی نے مبلغ 2 کروڑ 24 ہزار 3 صد 41 روپے خرچ کئے۔

(د) میونسپل کمیٹی سلانوالی اور تحصیل کونسلز سلانوالی و سرگودھا کے ایڈ منسٹریٹرز نے نوٹیفکیشن گورنمنٹ آف دی پنجاب لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈیپارٹمنٹ No. SO 2019/2-9(LG)(MC-Dev) مورخہ 2019-10-06 کے تحت منظوری دی تھی۔ نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وہاڑی: پی پی۔ 229 میں گندے پانی کے جوہڑ/ تالاب کو ختم کرنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*7448: **جناب محمد یوسف:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔229 میں گندے پانی کے کتنے جوہڑ تالاب موجود ہیں تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مقامی لوگ ان تالاب کی وجہ سے بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) حکومت نے ان کو ختم کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں یا ارادہ ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی۔229 میں گندے پانی کے 14 عدد جوہڑ/ تالاب موجود ہیں جو کہ چک نمبر ان 367,1,217,27,231,239,241,501EB, 413, 249, 215,245, 177,213, 99 میں واقع ہیں۔

(ب) ان تالابوں میں سیوریج کا پانی جمع ہو جاتا ہے یہ پانی پینے اور جانوروں کو پلانے کے لئے استعمال نہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ کھڑے پانی میں ڈسٹرکٹ کونسل وہاڑی اور محکمہ ہیلتھ کی جانب سے لاروا سائیڈنگ مچھروں کو مارنے کے لئے وقتاً فوقتاً سپرے بھی کی جا رہی ہے۔

(ج) ان تالابوں پر ڈسپوزل پمپس لگائے جانے کے لئے سروے کئے جا رہے ہیں۔ ڈویلپمنٹ فنڈز کو مد نظر رکھتے ہوئے ان پر عمل درآمد کروا دیا جائے گا۔

جہلم: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے شروع کئے گئے منصوبہ جات، تخمینہ لاگت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*7564: **جناب ناصر محمود:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہلم کا پچھلے دو سالوں کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) مذکورہ سال کے دوران کون کون سے ترقیاتی منصوبے اس ضلع میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے شروع کئے ان کے تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) جو منصوبے مکمل ہو چکے ہیں، کیا ان کے مکمل ہونے اور ان کے کام کے معیاری ہونے کی تصدیق تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے یا اس محکمہ کے افسران نے کی ہے؟

(ہ) ان میں سے کس کس منصوبہ میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایت پائی گئی؟

(و) اس ناقص مٹیریل کے استعمال کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور اس کے خلاف کیا کیا محکمانہ یا قانونی ایکشن ہوا ہے، تفصیلاً بیان کریں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی جہلم کا 21-2020 کا ترقیاتی بجٹ 96.67 ملین تھا۔
میونسپل کمیٹی جہلم کا 22-2021 کا ترقیاتی بجٹ 410 ملین تھا

(ب) میونسپل کمیٹی جہلم نے 21-2020 میں 115 ترقیاتی منصوبے / سکیمیں شروع کی گئیں جن کی تخمینہ لاگت 81.07 ملین تھی تاہم 22-2021 میں کوئی ترقیاتی کام نہ کروایا گیا ہے۔

(ج) ان میں سے 95 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔

(د) ان ترقیاتی منصوبوں کے مکمل ہونے اور معیاری ہونے کی تصدیق محکمہ کے افسران نے کی ہے۔

(ہ) کسی منصوبہ / سکیم میں ناقص میٹریل استعمال ہونے کی شکایت نہ موصول ہوئی ہے۔

(و) کسی منصوبہ / سکیم میں ناقص میٹریل استعمال ہونے کی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اس لئے کسی قسم کی محکمانہ کاروائی یا قانونی ایکشن نہ ہوا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

اوکاڑہ: چک فیض آباد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

1351: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ پی پی۔185 اوکاڑہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور کا زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے فلٹریشن پلانٹ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ گاؤں میں مرد، بچے اور عورتیں ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض میں مبتلا ہوتے جارہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت کے منشور میں انسانی بنیادی ضروریات مثلاً واٹر فلٹریشن پلانٹ وغیرہ کی سہولیات فراہم کرنا شامل ہے؟

(ج) سال 21-2020 میں پی پی۔185 اوکاڑہ کے کتنے شہروں اور دیہات میں واٹر فلٹریشن کے پلانٹ لگائے گئے اوران پر کتنی لاگت آئی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اگرجواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں واٹرفٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) چک فیض آباد نہر سہاگ پر واقع ہے اور پانی پینے کے قابل ہے لیکن اگر فلٹریشن پلانٹ لگایا جاتا ہے تو زیادہ مناسب ہے اور حکومت پنجاب نے لاہور ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق ترقیاتی کاموں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ پابندی اُٹھائے جانے کے بعد یہ سکیم ADP میں شامل کر دی جائے گی۔ حکم نامہ لاہور ہائی کورٹ مع چٹھی حکومت پنجاب تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت انسانی بنیادی ضرویات کی سہولیات فراہم کرناچاہتی ہے جس کے لئے حکومت پنجاب نے آبِ پاک اتھارٹی بھی قائم کر دی ہوئی ہے۔

(ج) سال21-2020 میں تحصیل کونسل دیپال پور حلقہ پی پی۔185 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگایاجاسکا ہے۔

(د) جی ہاں! تحصیل کونسل دیپال پور چک فیض آباد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ سکیم کو آئندہ مالی سال میں شامل کر لیا جائے گا۔

لاہور: یوسی 79 اور 94 میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1353: **ملک محمد وحید:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یوسی 79 اور 94 لاہور میں تسلسل سے ناجائز تجاوزات کی بہت زیادہ بھرمار ہے؟

(ب) یکم اپریل 2021 سے اب تک سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے پاس شہریوں کی جانب سے یوسی 79 اور 94 لاہور میں ناجائز تجاوزات ختم کرنے کے حوالے سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان پر اب تک کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت یوسی 79 اور 94 میں ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور کس پالیسی کے تحت خاتمہ کیا جائے گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ یوسی 79 اور 94 میں ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے۔ سیکرٹری سمن آباد زون روزانہ کی بنیاد پر یونین کونسلز میں عارضی انکروچمنٹ پر کارروائی کرتی ہے۔

(ب) سمن آباد زون آفس میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی طرف سے یکم اپریل سے اب تک کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔ سمن آباد زون کی انتظامیہ کسی بھی قسم کی ناجائز تجاوزات کی شکائت پر بلا تفریق اور بلا امتیاز کارروائی کرتی ہے۔ اور باقاعدہ روزانہ کی بنیاد پر ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔

(ج) سمن آباد زون انتظامیہ یوسی 79 اور 94 میں ناجائز تجاوزات کا مکمل خاتمہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ آئندہ ناجائز تجاوزات قائم نہ ہوں اور گورنمنٹ کی ہدایات کی روشنی میں ناجائز تجاوزات کا خاتمہ یقینی بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

صوبہ میں زرعی وسکنی جائیدادوں کا کمرشل جائیداد میں منتقلی فیس کے اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

1366: سید عثمان محمود: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی 2019 سے پہلے صوبہ کے بلدیاتی اداروں میں زرعی وسکنی جائیدادوں کی کمرشل جائیداد میں کنورشن فیس کتنے فیصد تھی؟

(ب) یکم جولائی 2019 سے آج تک کنورشن فیس کتنے فیصد مقرر کی گئی ہے نیز 2017-18، 2018-19 اور 2019-20 کی آمدن کی سال وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کنورشن فیس بڑھانے سے محکمہ کی آمدن میں کمی واقع ہوئی ہے؟

(د) اگر جزو (ج) کا جواب درست ہے تو حکومت اس غیر ضروری اضافے کو واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یکم جولائی 2019 سے پہلے صوبے میں بلدیاتی اداروں کے لئے پنجاب لینڈ یوز رُولز 2009 نافذالعمل تھے جو کہ 30.12.2020 تک لاگو رہے جس کے بعد مورخہ 31.12.2020 کو حکومت پنجاب نے پنجاب لوکل گورنمنٹس لینڈ یوز پلان (کلاسیفیکیشن، ری-کلاسیفیکیشن اینڈ ری-ڈویلپمنٹ) رُولز 2020 بذریعہ آفیشل گزٹ نوٹیفکیشن نافذ کئے۔ بمطابق پنجاب لینڈ یوز رُولز 2009، رول نمبر (a)(1)60 زرعی وسکنی کی کمرشل جائیداد میں کنورشن فیس، جائیداد کی ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق درج ذیل مقرر کی گئی تھی متعلقہ رولز کی کاپیاں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق قیمت	کنورشن فیس
(1) دس لاکھ روپے سے کم	پانچ فیصد
(2) دس لاکھ روپے سے ایک کروڑ تک	دس فیصد
(3) ایک کروڑ سے اوپر	بیس فیصد

(ب) بمطابق پنجاب لینڈ یوز رُولز 2009، رول نمبر(a) (1)60 زرعی وسکنی کی کمرشل جائیداد میں کنورشن فیس، جائیداد کی ویلیوایشن ٹیبل اور مندرجہ بالا شرح کے مطابق مقرر تھی۔ جبکہ بمطابق پنجاب لوکل گورنمنٹس لینڈ یوز پلان (کلاسیفیکیشن، ری-کلاسیفیکیشن اینڈ ری-ڈویلپمنٹ)رُولز 2020، رول نمبر (a) (1)50 میں کنورشن فیس، جائیداد کی ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق کمرشل قیمت کا10 فیصد مقرر کی گئی ہے متعلقہ رولز تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

18-2017،19-2018اور20-2019کی آمدن کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	آمدن
1۔	2017-18	1،132،925،658/-
2۔	2018-19	1,554,396,362/-
3۔	2019-20	461,633,260/-

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ کنورشن فیس بڑھانے سے محکمہ کی آمدن میں کمی واقع ہوئی ہے۔نئے رُولز31.12.2020 کونافذ ہوئے اور نئے رُولز نافذ ہونے سے پہلے اور بعد کی آمدن کی تفصیل / تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:-

رُولز نافذ ہونے سے پہلے 6 ماہ کی آمدن (21-2020جولائی تا دسمبر) -/2,64,89,78,223روپےرُولز نافذ ہونے کے بعد 6ماہ کی آمدن (21-2020جنوری تاجون)-/3,44,56,70,896روپے

(د) حکومت پنجاب / صوبائی کابینہ نے مورخہ 31.12.2020 کو پنجاب لوکل گورنمنٹس لینڈ یوز پلان (کلاسیفیکیشن، ری-کلاسیفیکیشن اینڈ ری-ڈویلپمنٹ)رُولز 2020بذریعہ آفیشل گزٹ نوٹیفکیشن نافذ کئے۔جس میں کنورشن فیس کو Rationalize کیا گیا جو کہ غیر ضروری نہ ہے بلکہ مناسب ہے۔

صوبہ بھر میں 96 ٹاؤن کمیٹیوں کو تحصیل کونسل میں ضم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1369: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر سے 30 ہزار سے کم آبادی والی 96 ٹاؤن کمیٹیز کو تحصیل کونسل میں ضم کر دیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کی آبادیوں میں بسنے والی عوام کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑھ رہا ہے اور کئی میل کا سفر طے کر کے شہر یا دیگر بنائی گئی تحصیل کونسل تک آنا پڑتا ہے اور حکومت کو ان آبادیوں کو تحصیل کونسل میں ضم کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت / محکمہ صوبہ بھر کی درج بالا 96 ٹاؤن کمیٹیز آبادیوں میں بسنے والے لوگوں کو بہتر سہولیات اور مسائل کے بہترین حل اسی Status پر ٹاؤن کمیٹی / میونسپل کمیٹی کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر سے 30 ہزار سے کم آبادی والی 96 ٹاؤن کمیٹیوں کو ختم کر کے متعلقہ تحصیل کونسل میں ضم کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ انتظامی اخراجات ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ صوبہ بھر کی آبادیوں میں بسنے والی عوام کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے، بلکہ ڈسٹرکٹ کونسل کو ختم کر کے تحصیل کونسلیں تشکیل دینے سے مالی و انتظامی اختیارات نچلی سطح پر منتقل ہوئے ہیں۔

(ج) جواب ہائے بالا نفی میں ہے۔ تاہم حکومت صوبہ بھر کی موجودہ ٹاؤن کمیٹیوں کو بمطابق لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 با اختیار بنائے گی۔

اوکاڑہ: محمد نگر روڈ سے چک فیض آباد کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1371: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد نگر روڈ سے چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سال 2021 میں مرمت کے لئے منظوری دی گئی مذکورہ سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام سڑک کی مرمت کے لئے فنڈز کی منظوری دی گئی مذکورہ سڑک کی مرمت کی لمبائی اور چوڑائی کی تفصیل اور منظور کردہ اتھارٹی اور PC-1 کا مکمل ریکارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ سڑک کو بنے ہوئے کتنا عرصہ گزر گیا ہے اس وقت اس پرانی سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کیا تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آدھی سڑک کی مرمت کی گئی اور اس کے بعد ایک فرد واحد کو فائدہ پہنچانے کے لئے سرکاری سولنگ کے اوپر پتھر ڈال کر اس کی چوڑائی کہیں سے بیس فٹ اور کہیں سے چالیس فٹ کر دی گئی پورے گاؤں کی سہولت کے لئے جو اصل پرانی سڑک تھی اس کو چھوڑ دیا گیا؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اصل سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے اور غیر قانونی طور پر مرمت کی مد میں نئی سڑک بنانے والے ٹھیکیدار / افسران واہل کاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محمد نگر روڈ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور سال 2021 میں مرمت کے لئے منظوری دی گئی۔

سڑک کی لمبائی:3337 rft سڑک کی چوڑائی:10rft

سڑک کی لمبائی:113 rft سڑک کی چوڑائی:18rft

مبلغ:-/4712700 روپے مختص کئے گئے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ تمام سڑک کی مرمت کے لئے فنڈز کی منظوری دی گئی جس میں

سڑک کی لمبائی:3337 rft سڑک کی چوڑائی:10rft

سڑک کی لمبائی:113 rft سڑک کی چوڑائی:18rft

اور منظور کردہ اتھارٹی ایڈمنسٹریٹر تحصیل کونسل دیپالپور ہیں۔

(ج) مذکورہ سڑک کو بنے ہوئے 4ماہ گزر گئے ہیں پرانی سڑک محکمہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ نے عرصہ تقریباً چودہ سال قبل تعمیر کی تھی۔ لہٰذا متعلقہ محکمہ سے جواب لیا جانا مناسب ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ آدھی سڑک مرمت کی گئی بلکہ گاؤں کی سہولت کے لئے مکمل سڑک مرمت کی گئی اور موقع پر سڑک کی چوڑائی 40فٹ ہے جو کہ بمطابق تخمینہ لاگت مرمت کی گئی۔

(ہ) مذکورہ سڑک بمطابق تخمینہ مرمت کی گئی اور کوئی غیر قانونی مرمت / نئی سڑک نہ بنائی گئی ہے، لہٰذا کارروائی کرنا مناسب نہ ہے۔

اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور میں کمرشل پلازوں اور رہائشی کالونیوں کی قانونی اور غیر قانونی تعمیرات سے متعلقہ تفصیلات

1380: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2018 سے یکم جنوری 2021 تک تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں تحصیل کونسل دیپالپور کی جانب سے کتنی کمرشل بلڈنگ کی تعمیر کی اجازت دی گئی اور مذکورہ عرصہ میں تحصیل کونسل دیپالپور نے اس مد میں کتنا ریونیو اکٹھا کیا مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران تحصیل کونسل دیپالپور نے کتنی غیر قانونی تعمیر کردہ کمرشل بلڈنگ کے خلاف کیا کارروائی کی ان سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا اور کتنے مالکان کے خلاف ایف آئی آر / یا دوسری کارروائی کی گئی غیر قانونی کمرشل بلڈنگ / پلازہ کے نام اور مالکان کے نام جرمانہ کی مد میں وصول کی گئی رقم اور کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران تحصیل کونسل دیپالپور کے (سی۔او) چیف آفیسر اور دوسرے ذمہ داران افسران نے کسی بھی غیر قانونی تعمیر کردہ کمرشل بلڈنگز / پلازہ / رہائشی کالونیوں کے خلاف کارروائی نہ کی ہے جس کی وجہ سے پوری تحصیل میں غیر قانونی کمرشل تعمیرات جاری ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران ان تمام غیر قانونی تعمیرات کنسٹرکشن اور غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کوئی انکوائری نہ کی گئی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان ذمہ داران چیف افسران واہلکاران جنہوں نے محکمہ ھذا کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ان کے خلاف اور غیر قانونی تعمیر کنندہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت بمطابق نوٹیفکیشن تحصیل کونسل 2019-11-07 کو معرضِ وجود میں آئی اس عرصہ میں 8 صنعتی یونٹ کی فائلیں موصول ہوئیں جس سے Rs 23500000/-: دو کروڑ پینتیس لاکھ روپے وصول کئے گئے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں 10 غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی اور ان سے مبلغ -/1,27500 روپے جرمانہ موصول کیا گیا ہے علاوہ ازیں 9 غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کو سیل کیا گیا، ان کی عمارتیں گرائی گئیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ جات میں FIR کے اندراج کے لئے درخواستیں بھیجی گئیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ تحصیل کونسل دیپالپور کے چیف آفیسر اور دوسرے ذمہ داران آفیسران (انفورسمنٹ ونگ) نے غیر قانونی تعمیر کردہ کمرشل بلڈنگز / پلازہ کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے ان سے مبلغ -/1,27500 روپے جرمانہ موصول کیا گیا ہے علاوہ ازیں غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کو سیل کیا گیا، ان کی عمارتیں گرائی گئیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ جات میں FIR کے اندراج کے لئے درخواستیں بھیجی گئیں۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ تحصیل کونسل دیپالپور کے چیف آفیسر اور دوسرے ذمہ داران آفیسران (انفورسمنٹ ونگ) نے غیر قانونی تعمیر کردہ کمرشل بلڈنگز / پلازہ کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے ان سے مبلغ -/1,27500 روپے جرمانہ موصول کیا گیا ہے علاوہ ازیں غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کو سیل کیا گیا، ان کی عمارتیں گرائی گئیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ میں FIR کے اندراج کے لئے درخواستیں بھیجی گئی۔

غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے رجسٹریاں بین کرنے کی بابت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو اوکاڑہ بذریعہ لیٹر نمبری CO/TC/DP 861 مورخہ 2021-6-08 کو تحریر کیا گیا ہے اور محکمہ واپڈا کو بجلی نہ لگانے کی بابت دی چیف ایگزیکٹو ،لیسکو لاہور کو بذریعہ لیٹر نمبری CO/TC/DP/ 862/ مورخہ 2021-6-08 کو تحریر کیا گیا ہے۔ سوئی گیس محکمہ کو گیس نہ لگانے کی بابت ریجنل مینجر SNGP ساہیوال بذریعہ لیٹر نمبری CO/TC/DP/ 860/ مورخہ 2021-6-08 کو تحریر کیا گیا ہے اور ان غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ کالونیوں/ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے دفاتر کو بھی سیل کیا گیا ہے، عمارتیں گرائی گئی ہیں علاوہ ازیں مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کرکے غیر قانونی کالونیوں کے بارے میں عوام الناس کو مطلع کیا گیا کہ ان کی خرید و فروخت ہرگز نہ کریں علاوہ ازیں مورخہ 2021-7-21 کو مختلف اخبارات میں اشتہار دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ میں FIR کے لئے استغاثہ جات بھیجے گئے ہیں۔ مذکورہ بالا لیٹرز کی کاپیاں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) چیف افسران و اہلکاران وغیرہ مختلف اوقات میں غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائیاں کرتے رہے ہیں اور محکمہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا ہے لہٰذا ان کے خلاف کارروائی کی جانا مناسب نہ ہے۔

اوکاڑہ: تحصیل کونسل دیپالپور کی حدود میں غیر قانونی رہائشی کالونیوں سوسائٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

1381: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کونسل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی حدود میں بے شمار غیر قانونی رہائشی کالونیاں بنائی جارہی ہیں یکم جنوری 2019 سے 30 مئی 2021 تک کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمیں بنائی گئی ان غیر قانونی کالونی/ سوسائٹیوں کے نام مع رقبہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) یکم جنوری 2019 سے 30 مئی 2021 تک تحصیل کونسل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کتنے چیف آفیسرز تعینات کے گئے ان کے نام، عہدہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ کالونیاں / ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی ان سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہے مذکورہ عرصہ میں جو سکیمیں مذکورہ تحصیل کونسل کی حدود میں رجسٹرڈ ہوئیں ان کے نام اور وصول کردہ رقم کی تفصیل بیان کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ میں کسی بھی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ میں جن افسران کو مذکورہ غیر قانونی سکیمیں / ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی اور انہوں نے یہ ذمہ داری پوری نہیں کی، حکومت ان افسران کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یکم جنوری 2019 سے 30 مئی 2021 تک درج ذیل غیر قانونی سوسائیٹیز پائی گئی ہیں:

1۔ چوہدری عدیل احمد شاہکہ روڈ سکھ پور رقبہ 6 ایکٹر

2۔ شریف اعجاز گارڈن اوکاڑہ روڈ چورستہ D/38 رقبہ 3 ایکٹر

3۔ طیبہ بلاک چونیاں روڈ شیر گڑھ رقبہ 6.5 ایکٹر

4۔ الخلیل سٹی موضع چک رتہ کھنہ رقبہ 5 ایکٹر

(ب) یکم جنوری 2019 سے 30 مئی 2021 تک تحصیل کونسل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں درج ذیل چیف آفیسر تعینات ہوئے ہیں۔

1۔ چوہدری محمد زاہد افضل چیف آفیسر

2۔ جاوید اقبال باجوہ چیف آفیسر

3۔ عمران اصغر سندھو چیف آفیسر

(ج) کالم الف میں درج شدہ سوسائیٹیز (لینڈ سب ڈویژن) کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے رجسٹریاں بین کرنے کی بابت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو اوکاڑہ بذریعہ لیٹر نمبری DP/TC/CO/ 861 مورخہ 2021-6-08 کو تحریر کیا گیا ہے محکمہ واپڈا کو بجلی نہ لگانے کی بابت دی چیف ایگزیکٹو، لیسکو لاہور کو بذریعہ لیٹر نمبری DP/TC/CO/ 862 مورخہ 2021-6-08 کو تحریر کیا گیا ہے اور محکمہ سوئی گیس کو گیس نہ لگانے کی

بابت ریجنل مینجر SNGP ساہیوال بذریعہ لیٹر نمبری 860 /CO/TC/DP مورخہ 2021-6-08 کو تحریر کیا گیا ہے۔ مندرجہ بالا لیٹرز کی کاپیاں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ کالونیوں / ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے دفاتر کو سیل کر دیا گیا ہے، عمارتیں گرائی گئیں ہیں علاوہ ازیں مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کر کے غیر قانونی کالونیوں کے بارے میں عوام الناس کو مطلع کیا گیا کہ اُن کی خرید و فروخت ہرگز نہ کریں علاوہ ازیں مورخہ 2021-7-21 کو مختلف اخبارات میں اشتہار دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ میں FIRs کے لئے استغاثہ جات بھیجے گئے ہیں اور ان غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ کالونیوں / ہاؤسنگ سکیمیوں سے مبلغ -/4550000 ریکوری وصول کی گئی۔ آمدہ فائل "الجنت ولاز" پاکپتن روڈ اڈہ خیر پور کی بلڈنگ فیس TMA میں جمع ہے بقایا رقم مبلغ -/330000 روپے تحصیل کونسل دیپال پور نے وصول کر کے اس سوسائٹی کو رجسٹرڈ کیا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ان تمام غیر قانونی تعمیرات کنسٹرکشن کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے رجسٹریاں بین کروادی گئیں، محکمہ واپڈا اور سوئی گیس کو لیٹر جاری کر دیئے تھے کہ ان غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کو بجلی اور گیس ہرگز نہ لگائی جائے۔ان کے دفاتر کو سیل کر دیا گیا ہے، عمارتیں گرائی گئیں ہیں علاوہ ازیں مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کر کے غیر قانونی کالونیوں کے بارے میں عوام الناس کو مطلع کیا گیا کہ خرید و فروخت ہرگز نہ کریں اور اخبارات میں اشتہار دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ میں FIR کے لئے استغاثہ جات بھیجے گئے ہیں۔

(ہ) ذمہ دار افسران انفورسمنٹ ونگ نے ان غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائی کی ہے اور افسران نے غیر قانونی تعمیرات کے متعلق اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائی ہے۔

بہاولنگر: ہارون آباد میں 14۔اگست 2021 کی پرچم کشائی کی تقریب کے اخراجات اور مہمانان خصوصی سے متعلقہ تفصیلات

1402: چودھری مظہر اقبال: کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 14۔اگست 2021 کی جو سرکاری پرچم کشائی کی تقریب ہارون آباد میں منعقد ہوئی یہ کس کی جانب سے انعقاد کی گئی تھی اس آفیسر کا عہدہ، گریڈ اور نام بتائیں؟

(ب) اس تقریب پر کتنا پیسہ سرکاری خزانہ سے خرچ کیا گیا کس کس سلسلہ میں خرچ کیا گیا اس کی اجازت کس سے لی گئی؟

(ج) اس تقریب میں کون کون سے سرکاری ملازمین، عوامی نمائندے اور عوام الناس کو بطور مہمان بلایا گیا اس تقریب کا چیف Guest کون سی شخصیت تھی جس نے پرچم کشائی کی اس کا کسی عوامی نمائندہ سے تعلق بتائیں یا اس کا عوام کے لئے سوشل ورک بتائیں؟

(د) اس تقریب میں اگر کسی ایم پی اے / ایم این اے کو بلایا گیا تھا تو اس کا نام اور جس اسمبلی کا ممبر ہے اس کا حوالہ مع پی پی / این اے نمبر بتائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی ہارون آباد میں کی گئی پرچم کشائی کی تقریب کا انعقاد اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی ہارون آباد کی طرف سے کیا گیا جو کہ گریڈ-17 کے آفیسر ہیں۔ جن کا نام محمد طیب اور عہدہ اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی ہارون آباد ہے۔

(ب) پرچم کشائی کی اس تقریب پر میونسپل کمیٹی ہارون آباد کی طرف سے کوئی خرچہ نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) پرچم کشائی کی اس تقریب میں ملازمین میونسپل کمیٹی ہارون آباد / اساتذہ و طالب علم سکول ہائے نے شرکت کی، جس کے چیف گیسٹ اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر / میونسپل کمیٹی ہارون آباد تھے اور انہوں نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔

(د) تقریب میں کوئی بھی سیاسی شخصیت، ایم پی اے / ایم این اے کو مدعو نہیں کیا گیا۔

ننکانہ صاحب میونسپل اور ٹاؤن کمیٹی سانگلہ ہل کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1403: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی سانگلہ ہل ضلع ننکانہ کو 20-2019 اور 21-2020 میں کتنے فنڈز مہیا کیے گئے اور کس کس مد میں فراہم کئے گئے اور کہاں خرچ ہوئے ٹاؤن کمیٹی کی اپنی آمدن کتنی ہے اور اس کے ذرائع کیا ہیں تفصیل کے ساتھ بتایا جائے؟

(ب) سانگلہ ہل شہر کی صفائی کی صورتحال کیا ہے اسسٹنٹ کمشنر اور سی ای او سانگلہ ہل نے صفائی کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے شہر کے کس محلہ کا کب وزٹ کیا صفائی کی چیکنگ اور مانیٹرنگ کا کیا میکنزم ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شہر سانگلہ ہل میں ہر گلی محلہ میں گندگی کے بڑے بڑے ڈھیر ہیں، شہر میں تعفن پھیلا ہوا ہے اور گندگی کی وجہ سے شہر خطرناک بیماریوں کی زد میں ہے اور شہریوں کی شکایات پر بھی کوئی توجہ نہیں دی جاتی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر اور سی ای او سانگلہ ہل اکثر میٹنگ میں ہی رہتے ہیں اور ان کی عدم توجہ کی وجہ سے شہر کی اکثر سڑکیں اور خاص طور پر محلہ اقبال پورہ کی گلیاں مکانات تعمیر کرنے والوں نے پچھلے کئی ماہ سے بند کر رکھی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں 20-2019 میں PMSP کے تحت مبلغ 5 کروڑ روپے کا فنڈز مہیا ہوا جو کہ بالترتیب 13 عدد سکیم ہائے بابت تعمیر و مرمت نالہ جات، نالیاں، سولنگ، تنصیب ڈسپوزل پمپ، چار دیواری قبرستان ہائے و سٹرکات وغیرہ پر خرچ کئے گئے۔ اور 21-2020 میں کوئی بھی فنڈز موصول نہ ہوئے ہیں۔ جبکہ میونسپل کمیٹی کی اپنی سالانہ آمدن ٹیکس منتقلی جائیداد، کرایہ دکانات مبلغ 1.5 کروڑ روپے بنتی ہے۔ اور گورنمنٹ کی طرف ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں محصولات کے عوض مبلغ 60.59 لاکھ ماہانہ ہوتی

ہے۔جو کہ تنخواہوں وپنشن گریجو ٹیی، بل بجلی ہائے وتیل وغیرہ پر خرچ ہو جاتی ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسسٹنٹ کمشنر اور سی ای او سانگلہ ہل اندرون شہر میں سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہیں۔ سانگلہ ہل شہر میں صفائی کے نظام میں بہتری کے لئے اسسٹنٹ کمشنر اور سی ای او سانگلہ ہل ہمراہ سینٹری انچارج و سینٹری سپر وائزرز روزانہ کی بنیاد پر مختلف علاقوں کا وزٹ کرتے رہتے ہیں جس میں محلہ احمد آباد، بھلیر روڈ، اقبال پورہ، پرانا چھور، شریف پورہ وغیرہ شامل ہیں اور صفائی کے نظام میں مزید بہتری کے لئے سینٹری انچارج و سینٹری سپر وائزرز کو ہدایات دیتے رہتے ہیں۔صفائی کے حوالے سے ضلع بھر میں شہر سانگلہ ہل کافی بہتر ہے۔

(ج) جی، یہ درست نہ ہے۔ کسی بھی گلی ومحلہ میں کوئی گندگی کے ڈھیر نہ ہیں۔ کیونکہ روزانہ کی بنیاد پر گلی محلہ سے کوڑا کرکٹ نکال کر مین روڑ پر لگایا جاتا ہے اور پھر روزانہ کی بنیاد ٹریکٹر وٹرالیوں سے اٹھایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں سے کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں کو اٹھایا جاتا ہے۔اس ماہ بھی محلہ احمد آباد THQ روڈ اور گارڈن ٹاؤن، مڑھ بلوچاں روڈ محلہ اسلام پورہ، محلہ اقبال پورہ کالج روڈ وغیرہ سے کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں کو اٹھایا گیا ہے۔ سٹیزن پورٹل و دیگر ذرائع سے بھی موصول ہونے والی شکایات کو فی الفور حل کی جارہی ہیں۔

(د) جی، یہ درست نہ ہے۔ اکثر میٹنگ جو کہ ضلع ننکانہ صاحب میں ہوتی ہیں۔ وہاں پر ہر دو آفیسر ز جاتے ہیں۔ جبکہ سڑکیں اور محلہ اقبال پورہ کی گلیاں مکانات تعمیر کرنے والوں نے ہرگز بند نہ کی ہوئی ہیں۔

ننکانہ صاحب میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں صفائی کے لئے بھرتی کردہ عملہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1404: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں شہر کی صفائی کے لئے کتنے ملازمین ہیں آخری مرتبہ کب بھرتی کئے گئے تھے کیا موجودہ عملہ صفائی کی ضرورت کے مطابق پورا ہے یا کم ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل شہر کی صفائی کے لئے بھرتی کئے گئے عملے میں نان مسلم کی بجائے مسلمان بھی بھرتی کئے گئے ہیں اور بھرتی کئے گئے ان مسلم ملازمین سے صفائی کا کام نہیں لیا جاتا؟

(ج) اگر مذکورہ بالا بات درست ہے تو اسسٹنٹ کمشنر یا سی ای او سانگلہ نے اس طرف کوئی توجہ دی اور ایکشن لیا تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں شہر کی صفائی کے لئے مستقل 42عدد اور ڈیلی ویجز 37 سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں۔ اور آخری مرتبہ 2011 میں بھرتی کی گئی۔ جو کہ صفائی کی ضرورت کے مطابق کم ہے۔ عنقریب آبادی کے تناسب سے خالی شدہ 88عدد اسامیوں پر بمطابق ہدایات گورنمنٹ نان مسلم سٹاف کی بھرتی کر کے یہ کمی پوری کر دی جائے گی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل شہر کی صفائی کے لئے بھرتی کئے گئے عملہ میں نان مسلم ملازمین کے ساتھ مستقل و ڈیلی ویجز 25 مسلم ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں البتہ یہ درست نہ ہے کہ ان مسلم ملازمین سے صفائی کا کام نہیں لیا جاتا۔ کیونکہ مسلم ملازمین ڈسپوزل ورکس ہائے، پارکس ہائے، ڈیوائیڈز روڈز ہائے و دیگر ایمرجنسی ڈیوٹیز صفائی و ستھرائی سر انجام دے رہے ہیں اور صفائی و ستھرائی میں ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ تاہم کچھ مسلم ملازمین کے خلاف صفائی ستھرائی میں غفلت پر تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ کچھ مسلم ملازمین کے خلاف صفائی ستھرائی میں غفلت پر چیف آفیسر سانگلہ ہل کی طرف سے تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: میٹروپولیٹن کارپوریشن میں پٹرول اور ڈیزل کی مد میں اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1406: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کمشنر ساہیوال نے میٹروپولٹین کارپوریشن ساہیوال میں پٹرول / ڈیزل کے درست اخراجات لگانے اوراس مد میں خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کے لئے کمیٹی بنائی تھی یہ کمیٹی کن کن افسران پر مشتمل تھی۔

(ب) اس کمیٹی میں شامل افسران کا تعلق کس کس محکمہ اور ادارہ سے ہے؟

(ج) ان افسران نے اپنی رپورٹ مرتب کرلی ہے تو اس رپورٹ کی نقل فراہم کریں؟

(د) اس کارپوریشن کا سال 21-2020 اور 22-2021 کا پٹرول / ڈیزل کا بجٹ کتنا کتنا تھا اور کتنا کتنا خرچ کیا گیا؟

(ہ) اگر اس مد میں کوئی بے قاعدگی پائی گئی ہے تو اس کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سکروٹنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو کہ درج ذیل افسران پر مشتمل تھی:

1۔ڈپٹی ڈائریکٹر،لوکل گورنمنٹ ساہیوال

2۔ میونسپل آفیسر (فنانس) ایم-سی ساہیوال

(ب) کمیٹی میں شامل افسران کا تعلق لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ساہیوال اور میونسپل کارپوریشن، ساہیوال سے ہے۔

(ج) کمیٹی کی مرتب کردہ رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بجٹ سال برائے 21-2020 مشینری شعبہ صفائی

6,00,80,000/- روپے بجٹ

5,27,84,265/- روپے خرچ

بجٹ سال برائے 22-2021 مشینری شعبہ صفائی

5,41,00,000/- روپے بجٹ

1,39,31,454/- روپے خرچ مورخہ 2021-10-17 تک

(ہ) کوئی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے انکوائری رپورٹ کی سفارشات کی روشنی میں متعلقین کو عملدرآمد کرنے کے لئے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور:پی پی۔ 154 میں میٹروپولٹین کارپوریشن کی طرف سے منصوبوں پر خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

1411: چودھری اختر علی: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 154 میں میونسپل کارپوریشن / میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم کس کس منصوبہ پر خرچ کی ہے ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اوران پر جو رقم خرچ ہوئی اس کی تفصیل دی جائے کیا یہ منصوبہ جات مکمل ہوگئے ہیں کتنے منصوبہ جات پر کام جاری ہیں؟

(ب) ان منصوبہ جات پر کب کام شروع ہوا تھا کب ختم ہونا تھا؟

(ج) ان منصوبہ جات کی چیکنگ تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے اگر ہاں تو ان تھرڈ پارٹیوں کے نام مع منصوبہ کی تفصیل دی جائے اوران کی رپورٹس بھی فراہم فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے مالی سال 21-2020 کے دوران پی پی 154 میں کسی منصوبہ جات پر کام نہ کیا ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) ایضاً۔ لاہور ہائی کورٹ نے ترقیاتی کاموں پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ جس کی بناء پر ترقیاتی منصوبہ جات پر کام نہ کیا گیا۔ حکم عدالت عالیہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: میجر جمیل شہید روڈ پر ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1417: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے علاقہ شالامار زون میں میجر جمیل شہید روڈ پر (جی ٹی روڈ تا افتخار پارک مکہ چوک) انکروچمنٹ / ناجائز تجاوزات (کچی وپکی تجاوزات / تھڑے وغیرہ) دونوں اطراف بھرمارہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مین روڈ (میجر جمیل شہید روڈ) پر ناجائز تجاوزات کی وجہ سے نا صرف ٹریفک کی روانی متاثر ہوتی ہے بلکہ پیدل چلنے والے راہ گیروں کا چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹاؤن/زون انتظامیہ اپنے فرائض سے غفلت برت رہی ہے اور مذکورہ بالا تجاوزات کے خاتمے اور تدارک کے لئے خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا تجاوزات / انکروچز سے زون انتظامیہ منتھلی وصول کرتی ہے جس کی وجہ سے تجاوزات کے خلاف کوئی مؤثر آپریشن نہیں کیا جاتا ہے؟

(ہ) اگر مذکورہ بالا جزو کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ مذکورہ بالا تجاوزات کے خاتمے اور مستقل حل وفالو اپ کے لئے کیا حکمت عملی رکھتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ میجر جمیل شہید روڈ (جی ٹی روڈ تا افتخار پارک مکہ چوک) پر رہائشیوں نے اپنے گھروں کے سامنے تھڑے اور دکانداروں نے اپنی دکانوں کے سامنے کاؤنٹر لگا کر تجاوزات قائم کر رکھی ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ روڈ تنگ ہونے کی وجہ سے اور عارضی تجاوزات کی وجہ سے بعض اوقات ٹریفک کی روانی میں خلل پڑتا ہے۔

(ج) میجر جمیل شہید روڈ (جی ٹی روڈ تا افتخار پارک مکہ چوک) پر موجود عارضی و پختہ تجاوزات کے خلاف مورخہ 2021-10-09 کو شالامار زون کی جانب سے گرینڈ آپریشن کیا گیا جس میں عملہ شالامار زون کے ساتھ، واہگہ زون، عزیز بھٹی زون اور عملہ پولیس نے بھی حصہ لیا تھا، دوران آپریشن 55 سے زائد پختہ تھڑاجات کو مسمار کیا گیا، مالی سال 22-2021 کے دوران پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت مذکورہ روڈ پر تجاوز کنندگان کو انفورسمنٹ کی مد میں -/30,000 روپے کے جرمانہ ٹکٹ جاری کئے گئے۔

(د) جی، یہ درست نہ ہے اور نہ ہی ایسی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ جز (ج) کے مطابق مورخہ 09.10.2021 کو تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا ہے۔

(ہ) عملہ ریگولیشن شالامار زون , زونل آفیسر (ریگولیشن) کی سربراہی میں مورخہ 09-10-2021 کے بعد میجر جمیل شہید روڈ کا فالو اپ جاری ہے اور تجاوزات کے خاتمہ کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔

شیخوپورہ شرقپور شریف میونسپل کمیٹی کے بجٹ نیز منصوبہ جات پر خرچ کردہ رقوم سے متعلقہ تفصیلات

1457: جناب محمود الحق: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شرقپور شریف میونسپل کمیٹی (شیخوپورہ) کا مالی سال 20-2019، 21-2020 اور 22-2021 کا بجٹ مد وار کتنا تھا کتنی رقم ان سالوں کے دوران پنجاب حکومت سے موصول ہوئی تھی؟

(ب) ان تین سالوں کے دوران کتنی رقم اس قصبہ / شہر کی سڑکوں، نالیوں، سولنگ اور سیوریج کے منصوبہ جات پر خرچ کی گئی ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم بلال پارک بڑا اڈا لاریاں کے علاقہ جات میں سولنگ سیوریج، نالیوں اور سڑکوں کی تعمیر پر خرچ کی گئی ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت مع ٹھیکیداران کے نام و پتاجات بتائیں؟

(د) اگر ان تین سالوں کے دوران بلال پارک بڑا اڈا لاریاں میں کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) مذکورہ بجٹ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 20-2019، 21-2020 اور 22-2021 کے دوران میونسپل کمیٹی شرقپور شریف کی طرف سے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی مد میں کوئی بھی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 20-2019، 21-2020 اور 22-2021 کے دوران میونسپل کمیٹی شرقپور شریف کی طرف سے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی مد میں کوئی بھی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) چونکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی مد میں حکومت کی جانب سے کوئی بھی ترقیاتی گرانٹ نہ وصول ہوئی لہذا کوئی بھی منصوبہ جات شروع نہ کیا جاسکا۔

لاہور سمیت صوبہ بھر میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز ختم کرانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1465: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور سمیت صوبہ بھر میں غیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز کی بھرمار ہے کیا غیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز انتظامیہ اور ٹریفک پولیس کی ملی بھگت سے بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کی اہم شاہراہوں میکلوڈ روڈ، سرکلر روڈ، گڑھی شاہو، ایجرٹن روڈ، داتا دربار، ہال روڈ، انارکلی اور ٹاؤن شپ سمیت دیگر جگہوں پر غیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز شہریوں کے لئے پریشانی کا سبب بن گئے ہیں منٹوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوتا ہے ٹریفک کی روانی ان کی وجہ سے انتہائی سست ہے؟

(ج) حکومت نے ان غیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز کو ختم کرانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں غیر قانونی پارکنگ مافیا کے خلاف کب کیا کارروائی کی گئی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت لاہور سمیت صوبہ بھر سے غیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز ختم کرنے اور اس میں غفلت برتنے والے ذمہ داران اہلکاران وافسران کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے کہ لاہور میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز پائے جاتے ہیں، انفورسمنٹ انسپکٹرز میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے خلاف پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2021 کے سیکشن (2) 172، شیڈول نمبر 8 کی ذیلی شق 16 کے تحت کارروائی کرتے ہیں۔ بلدیہ عظمیٰ لاہور کی انتظامیہ کسی بھی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ بنانے میں ملوث نہ ہے۔

(ب) میکلوڈ روڈ، سرکلر روڈ، گڑھی شاہو، ایجرٹن روڈ، ہال روڈ، انارکلی اور ٹاؤن شپ میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز نہ ہیں تاہم عوام الناس سڑک پر گاڑیاں کھڑی کر دیتے ہیں جو کہ

ٹریفک پولیس کی مدد سے ہٹا کر ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ نیز داتا دربار کار پارکنگ سٹینڈ محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی ہے۔

(ج) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2021 کے سیکشن 172 کے پارٹ (ii) شیڈول 8th کی شق 16 میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے خلاف کارروائی کا طریقہ وضع کیا گیا ہے اور محکمہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی طرف سے کی گئی کارروائیوں کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور گورنمنٹ کے مروجہ قوانین کے تحت ان غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے خلاف بلا تفریق کارروائی جاری رکھے گا۔ بلدیہ عظمیٰ لاہور کے ملازمین کے خلاف رپورٹ موصول ہونے کی صورت میں تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں پنجاب حکومت وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتی رہتی ہے جن کے مطابق پبلک روڈز وغیرہ پر غیر قانونی تجاوزات / پارکنگ کے خلاف کاروایاں عمل میں لائی جاتی رہتی ہیں۔ چٹھی حکومتی ہدایات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور چائنہ سکیم گجرپورہ میں مویشی مالکان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

1471: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے شالامار زون کے مختلف علاقہ جات بالخصوص چائنہ سکیم گجرپورہ میں مویشیوں کی بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مویشی مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے معمولی سا جرمانہ کرکے سب اچھا کی رپورٹ دی جارہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان حویلی مالکان کی بلدیہ عظمیٰ لاہور کے اعلیٰ افسران کے ساتھ ساز باز ہے جس کی وجہ سے ان کے خلاف مکمل قانونی کارروائی / انخلا کروانے سے گریزاں ہے اس بابت حکومت کارروائی کرے گی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) درست نہ ہے بلکہ چائینہ سکیم گجر پورہ کا علاقہ رنگ روڈ کے قریب واقع ہے جس کی وجہ سے اکثر اوقات مویشی مالکان اپنے مویشی شہری حدود (چائینہ سکیم گجر پورہ) کے علاقہ میں واقع اپنی حویلیوں میں رات کے وقت لے آتے ہیں جس کی اطلاع ملتے ہی ان کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ شالامار زون میں کوئی کیٹل پاونڈ موجود نہ ہے جس کی وجہ سے جانوروں کو گرفت میں نہ لیا جا سکتا ہے۔ دوران انخلاء مویشیاں آپریشن مویشیوں کو شہری حدود سے باہر نکال دیا جاتا ہے اور ان کے مالکان کو بھاری جرمانے عائد کئے جاتے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ چائینہ سکیم گجر پورہ کے علاقہ میں انخلاء مویشیاں کے سلسلہ میں مویشی مالکان کو مارچ 2022 سے اب تک مبلغ -/1,34,000 روپے جرمانہ کیا جا چکا ہے۔ انخلاء مویشیاں کے سلسلہ میں کی جانے والی کارروائی کی تصاویر مع رسیدات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک دو گزارشات کرنی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دونوں کو موقع دیتے ہیں۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کی اور اس ہاؤس کی وساطت سے کل کا الیکشن جیتنے پر پی ٹی آئی اور اس جماعت کے چیئرمین جناب عمران خان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل کا الیکشن نہ صرف ایک الیکشن تھا بلکہ یہ تین صوبوں میں ریفرنڈم تھا اور میں چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ تمام طاقتوں نے مل کر جن میں 14 جماعتوں، الیکشن کمیشن اور ان کے پسندیدہ لوگوں نے مل کر ایک شخص کے خلاف الیکشن لڑا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک کپتان اور چیئرمین نے اپنی پوری ٹیم کو فتح سے ہمکنار کروایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس امپورٹڈ حکومت نے ایک امپورٹڈ فنانس منسٹر بلایا جس نے آتے ہی کہا کہ جیسے ہی ملک میں قدم رکھا اور "ڈالر" لرزنے لگ گیا ہے لیکن تھوڑی دیر کے لئے لرزا اور پھر ڈالر کھڑا ہو گیا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اُن فلیٹوں میں رہ کر جس کا ابھی تک انکار کرتے ہیں اور اس کی "منی ٹریل" نہیں دیتے اور وہاں رہ کر یہ تحریکیں چلاتے ہیں جو کہ تمام ناکام ہوتی ہیں تو اب یہ اس بات کو چھوڑ دیں اور تمام لوگ collective wisdom کے ساتھ اپنا ووٹ دیں اور جسے بھی مینڈیٹ ملے وہ اپنی حکومت بنائے۔ اب فنانس منسٹر صاحب اس قسم کے دعوے کر رہے ہیں تو اسی طرح مہنگائی بڑھ رہی ہے "باتیں کروڑوں کی اور دکان پکوڑوں کی"۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس فتح کے بعد اور اس ریفرنڈم کے بعد کسی قسم کی لیت و لعل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس ہاؤس کی طرف سے میں اپنی جماعت کے چیئرمین اور کپتان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بلال فاروق تارڑ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، میں چودھری ظہیر الدین کی بات میں صرف ایک پوائنٹ کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ کل چیئرمین پی ٹی آئی عمران خان صاحب نے ایک نئی تاریخ رقم کی ہے، وہ واحد پاکستانی سیاست دان ہیں جو بیک وقت 6 سیٹوں پر کامیاب ہوئے ہیں جو کہ ایک تاریخ ساز واقعہ ہے اور پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ ان کا نام یاد رکھا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بلال فاروق تارڑ صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں چودھری ظہیر الدین کے پوائنٹ آف آرڈر پر respond دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! respond کس بات پر دینا چاہتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپس میں مکالمہ نہ کریں۔ پہلے بلال فاروق تارڑ صاحب بات کر لیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پہلے سندھو صاحب اپنی بات کرنا چاہتے ہیں اس لئے پہلے انہیں موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال فاروق تارڑ صاحب! آپ نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کرنی؟

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! شکریہ، کل پاکستان کی تاریخ رقم کی گئی ہے جس طرح سے منسٹر صاحبان نے credit پیش کیا تو میں دوبارہ سے جناب عمران خان صاحب کو credit پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے امریکی صدر جو بائیڈن کو "shut up call " دی کیونکہ امریکی صدر نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں جو غیر ذمہ دارانہ بیان دیا ہے تو اس کے خلاف عمران خان صاحب نے "shut up call" دی ہے جبکہ میں وفاقی حکومت کو کہتا ہوں کہ وہ بھی دلیری کا مظاہرہ کرے اور جس طرح سے میاں شہباز شریف نے ان کے اس الزام کا جواب دیا ہے وہ پوری قوم کے لئے شرم ناک ہے جبکہ خان صاحب نے جس دلیری کے ساتھ جو بائیڈن کے الزامات کا جواب دیا ہے جسے پوری دنیا میں سُنا گیا ہے کہ پاکستان ایک ذمہ دار ملک ہے اور پاکستان کے ایٹمی اثاثے محفوظ ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان نے ہر موقع پر ذمہ دارانہ سٹیٹ کا مظاہرہ کیا ہے جبکہ انڈیا کے جو lapses ہوئے ہیں وہ پوری دنیا نے دیکھے ہیں اس لئے میں عمران خان صاحب کو credit پیش کرتا ہوں کہ ایک بار پھر انہوں نے قوم کے وقار کو بڑھایا ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تارڑ صاحب! ہم نے آپ کو پورا موقع دیا ہے لیکن آپ نے بات ہی نہیں کی۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! آپ one sided باتیں سُن رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر نے ابھی جو بات پوائنٹ آف آرڈر پر کی ہے یہ پاکستان کی سالمیت کا مسئلہ ہے اور میری تجویز ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب ایک resolution لانا چاہتے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے اس کی اجازت دیں اور میرے خیال میں یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہونی چاہئے کیونکہ یہ پاکستان کی سالمیت کا مسئلہ ہے۔ جو بائیڈن کا بیان کوئی معمولی بات نہیں ہے اور ہم اس پر ایک قرارداد لانا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات جناب علی افضل ساہی صاحب قرارداد پیش کرنے کے لئے rules کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): شکریہ، جناب سپیکر!

> "میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> " قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ایوان میں امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں سے متعلق ہرزہ سرائی کی شدید مذمت اور امریکی حکومت سے معافی کا مطالبہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاکستان دنیا کے سات بڑے ایٹمی ملکوں میں سے ایک اہم ذمہ دار اور واحد اسلامی ایٹمی ریاست ہے۔ پاکستان کے جوہری ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں اور اس بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارا جوہری کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم دنیا کے محفوظ ترین systems میں سے ایک ہے جس کا اقرار ساری دنیا کرتی ہے۔ پاکستان اپنے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کرنا بخوبی جانتا ہے۔ امریکہ جو کہ خود دنیا بھر میں جنگوں میں ملوث رہا ہے اور انسانی تاریخ میں واحد ملک ہے جس نے نہتے civilians پر ایک نہیں بلکہ دو بار ایٹمی حملہ کیا ہے۔ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے اور امریکی صدر کے اس بیان کو پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتا ہے۔ امریکی صدر کے اس بیان سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ امپورٹڈ حکومت کی خارجہ پالیسی

مکمل طور پر نالائقی اور ناکامی سے دوچار ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی صدر کے بیان کا سخت نوٹس لیتے ہوئے امریکی حکومت سے اس بارے میں وضاحت طلب کی جائے اور معافی کا مطالبہ کیا جائے۔" (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اگر اس قرارداد میں سے دو الفاظ نکال دیئے جائیں تو ہم اس کی غیر مشروط حمایت کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

" پنجاب کا یہ ایوان امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاکستان دنیا کے سات بڑے ایٹمی ملکوں میں سے ایک اہم، ذمہ دار اور واحد اسلامی ایٹمی ریاست ہے۔ پاکستان کے جوہری ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں اس بارے میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا جوہری Command and Control System دنیا کے محفوظ ترین systems میں سے ایک ہے جس کا اقرار ساری دنیا کرتی ہے۔ پاکستان اپنے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کرنا بخوبی جانتا ہے۔ امریکہ جو کہ خود دنیا بھر میں جنگوں میں ملوث رہا ہے اور انسانی تاریخ میں واحد ملک ہے جس نے نہتے civilians پر ایک نہیں بلکہ دو بار ایٹمی حملہ کیا۔ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے اور امریکی صدر کے اس بیان کو پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتا ہے۔ امریکی صدر کے اس بیان سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی ہے کہ امپورٹڈ حکومت کی خارجہ پالیسی مکمل طور پر نالائقی اور ناکامی سے دوچار ہے۔ لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی صدر کے

بیان کا سخت نوٹس لیتے ہوئے امریکی حکومت سے اس بارے میں وضاحت طلب کی جائے اور معافی کا مطالبہ کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہماری بات سنی جائے اور اس قرارداد میں سے امپورٹڈ حکومت کے الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ ہماری بات نہیں سنتے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو بعد میں بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" پنجاب کا یہ ایوان امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاکستان دنیا کے سات بڑے ایٹمی ملکوں میں سے ایک اہم، ذمہ دار اور واحد اسلامی ایٹمی ریاست ہے۔ پاکستان کے جوہری ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں اس بارے میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا جوہری Command and Control System دنیا کے محفوظ ترین systems میں سے ایک ہے جس کا اقرار ساری دنیا کرتی ہے۔ پاکستان اپنے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کرنا بخوبی جانتا ہے۔ امریکہ جو کہ خود دنیا بھر میں جنگوں میں ملوث رہا ہے اور انسانی تاریخ میں واحد ملک ہے جس نے نہتے civilians پر ایک نہیں بلکہ دو بار ایٹمی حملہ کیا۔ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے اور امریکی صدر کے اس بیان کو پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتا ہے۔ امریکی صدر کے اس بیان سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی ہے کہ امپورٹڈ حکومت کی خارجہ پالیسی مکمل طور پر نالائقی اور ناکامی سے دوچار ہے۔ لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی صدر کے

بیان کا سخت نوٹس لیتے ہوئے امریکی حکومت سے اس بارے میں
وضاحت طلب کی جائے اور معافی کا مطالبہ کیا جائے۔"
(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جاتا ہے آپ دونوں میں سے کس نے بات کرنی ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہم ان کی بات پر اتفاق کرتے ہیں لیکن قرارداد میں سے امپورٹڈ کے لفظ کو حذف کیا جائے کیونکہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے 28۔مئی 1998 کو اللہ کے فضل و کرم سے اس ملک کو ایک ایٹمی قوت بنایا اور آج یہ امپورٹڈ کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ان الفاظ کو ختم کریں پھر ہم اس قرارداد کی پوری طرح حمایت کریں گے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں رانا صاحب کا بڑا احترام ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ امپورٹڈ کا لفظ حذف کیا جائے۔ انہوں نے میاں نواز شریف صاحب کا ذکر کیا ہے ہمیں ان کا بھی بڑا احترام ہے لیکن جو شخص مفرور ہو، سزا یافتہ ہو اس کو سیشن میں refer نہیں کیا جا سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ساہی صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! امریکی صدر کا بیان انتہائی افسوسناک ہے جس کو سن کر ہر پاکستانی کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔ جو Nuclear Security Index ہے یہ میں پوری دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا اس میں 19 واں نمبر ہے۔ یہ بات قابل

ذکر ہے کہ بھارت کا اس میں 20واں نمبر ہے اور خود امریکہ کا 9واں نمبر ہے۔ جس طرح میں نے پہلے کہا کہ امریکہ دنیا کا واحد ملک ہے جس نے nuclear weapons use کئے اور ناگا ساکی اور ہیروشیما میں ایک ظلم و بربریت کی داستان رقم کی جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ یہ امریکہ کے لئے خود سوچنے کی بات ہے، اپنے گریبان میں جھانکنے کی بات ہے اور امریکہ کو خود introspection کرنے کی ضرورت ہے۔ امریکی صدر نے یہ بھی کہا کہ پاکستانی ایک خطرناک قوم ہے۔ بالکل ہم ایک خطرناک قوم ہیں کیونکہ الحمدللہ پاکستانی حضور ﷺ کی ناموس کا پہرا دیتے ہیں، ہم اِس لئے خطرناک قوم ہیں کہ ہم لوگ قال قال رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگاتے ہیں، ہم اِس لئے خطرناک قوم ہیں کہ ہم لوگوں کا عقیدہ ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ، ہم اِس لئے خطرناک قوم ہیں کہ ہم لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں، اللہ سے مدد مانگتے ہیں اور اللہ کے سامنے جھکنے کو عبادت سمجھتے ہیں۔ جس طرح خان صاحب نے اِس پوری قوم کو جگایا اور ہم نے ایک واضح پیغام دیا، ہم لوگوں نے ڈنکے کی چوٹ پر امریکی غلامی سے انکار کیا اور امریکہ کو ایک واضح اور شفاف پیغام دیا کہ اب پاکستان کے فیصلے پاکستانی کریں گے۔ اب پاکستان کے فیصلے پاکستان میں ہوں گے، پاکستان کے فیصلے پاکستانی پارلیمان میں ہوں گے، پاکستان کے فیصلے پاکستانی عدالتوں میں ہوں گے اور پاکستان کے فیصلے آئی ایم ایف یا یورپی یونین نہیں کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جو سارا episode ہوا اس کو اس زاویے سے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ یہ Cipher Conspiracy کا تسلسل ہے۔ آپ نے، اِس مقدس ایوان نے اور پورے پاکستان نے دیکھا کہ کس طرح سے elected government کا تختہ الٹا گیا، کس طرح سے حکومت کو destabilize کیا گیا اور پھر ایک امپورٹڈ سرکار نافذ کی گئی۔ پھر آپ نے دیکھا کہ جب وہ امپورٹڈ سرکار نافذ کی گئی اس کے بعد امریکی صدر کی طرف سے اس طرح کا بیان آنا اور پھر ہماری وفاقی حکومت کی طرف سے مکمل خاموشی اختیار کرنا ایک مجرمانہ غفلت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جس طرح ہمارے وزیر خارجہ صاحب نے بیان دیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہوں نے امریکی امنگوں کی ترجمانی کی ہے۔

اکبر نے سنا ہے اہل غیرت سے یہی
جینا ذلت سے ہو تو مرنا اچھا

یہ شعر وہ ہے جسے PDM کے رہنما پڑھتے رہے ہیں لیکن کاش کوئی اس پر عمل کرنے والا بھی ہوتا۔ جو کل کے ضمنی انتخاب کا نتیجہ آیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ eye opener ہے، پاکستانی عوام نے اس امپورٹڈ حکومت کو اُن کی کارکردگی پر آئینہ دکھایا ہے اور اپنے عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ جس طرح چودھری ظہیر الدین صاحب نے بات کی کہ یہ ایک ریفرنڈم ہے کیونکہ عوام یہ سمجھ چکی ہے، عوام یہ جان چکی ہے کہ یہ ان کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے، عوام یہ جان چکی ہے کہ یہ ان کے جذبات کی ترجمانی نہیں کر سکتے، عوام یہ جان چکی ہے کہ یہ امپورٹڈ سرکار امریکہ کے سامنے کھڑی نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اس دعا، امید اور یقین کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ:

وہ سنگ گراں جو حائل ہے رستے سے ہٹا کر دم لیں گے
ہم راہ وفا کے راہرو ہیں منزل پہ ہی جا کر دم لیں گے
یہ بات عیاں ہے دنیا پر ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
یا بزم جہاں مہکائیں گے یا خون میں نہا کر دم لیں گے
اربابِ حکومت سے کہہ دو یہ عزم کیا ہے ہم سب نے
جو حق کے مقابل آئے گا ہم اس کو مٹا کر دم لیں گے
یہ امپورٹڈ سرکار بھلا کیا خاک ڈرائے گی ہم کو
ہم راہ وفا کے راہرو ہیں منزل پہ ہی جا کر دم لیں گے
اِس دیس کے ذرے ذرے کو ہم اپنے خون سے سینچیں گے
اللہ کی قسم اِس دھرتی کو گلزار بنا کر دم لیں گے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ محترم ساہی صاحب نے انتہائی اہم باتیں کی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ کو کبھی بھی مسخ نہیں کرنا چاہیئے۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے ذریعے ایٹم بم کی بنیاد رکھی تھی اور مجھے شرم آ رہی ہے کہ آج اُن کو، وہ کہتے ہیں کہ:

اکثر دھوکا دے جاندے نیں شکلوں ویکھے جاچے لوگ

سانوں آکے راہواں دسن اپنے گھروں گواچے لوگ

28 ۔مئی 1998 کو میاں نواز شریف نے 6 دھماکے کرکے بتایا تھا کہ یہ قوم زندہ قوم ہے۔ راجہ بشارت صاحب سے مجھے یہ ہرگز توقع نہیں تھی میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ وہ بڑے عقلمند ہیں شاید میری غلط فہمی دور ہو رہی ہے۔ میری ان سے ذاتی گزارش ہے کہ ان کو چاہیئے کہ وہ امپورٹڈ والی بات نہ کریں آپ کی کیبنٹ میں 19 لوگ imported ministers تھے اور اگر آپ سزاؤں کی بات کریں گے تو اِن کے لیڈر کو تو امریکہ سے سزا ہوئی ہے، کیا آپ کو اس بات کا پتا ہے؟ میرے پاس تو judgment ہے اور اُن کو ایک بچی کے جرم میں سزا ہوئی ہے جب اس کا DNA ٹیسٹ ہوا تھا۔ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں، آپ کو شرم آنی چاہیئے ایسی باتیں کرتے ہوئے۔ اُس کو تو Tyrian کی وجہ سے سزا ہوئی ہے اور میاں نواز شریف پاکستانی شہری ہے اس لئے آپ ایسی بات ہرگز نہ کریں۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب عمر تنویر بٹ!

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! میں نے جناب خلیل طاہر سندھو کی جو گفتگو سنی ہے یہ اس پارلیمنٹ کے تقدس کے against تھی لیکن چونکہ میں اس کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں تو جواب میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم بھی اس ایوان کے floor پر کسی کے گیراج کی سٹوری اور چار مہینے کی سٹوری بتانا شروع کر دیں، ہماری تربیت ایسی نہیں ہے کہ ہم اس طرح کے فضول الزامات لگائیں۔ انہوں نے 1998 کے ایٹمی دھماکوں کی بات کی اور جس ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب کی شخصیت کا ذکر کیا تو اُنہوں نے ہی اپنی کتاب میں لکھا کہ میں نواز شریف صاحب کے بارے میں یہ جانتا ہوں کہ وہ دھماکے کرنے پر agree نہیں تھے، جب یہ بٹن دبا دیا گیا اور دھماکے کر دیئے گئے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: اُنہوں نے قطعاً ایسے نہیں کہا۔۔۔

جناب عمر تنویر: سندھو صاحب! یہ ریکارڈ کا حصہ ہے اور یہ تاریخ کا حصہ ہے کہ جب آپ نے امریکہ کے سامنے اِسی طرح جس طرح اِس دفعہ آپ نے گھٹنے ٹیکے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، .No, cross talk آپ سن لیں۔

جناب عمر تنویر: اس طرح آپ نے اُس وقت بھی گھٹنے ٹیکے کہ ہم یہ ایٹمی دھماکے نہیں کریں گے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان میں ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنایا تو آپ کسی کے کردار کے بارے میں بات نہ کریں کیونکہ آپ کے اوپر اس سے زیادہ کیچڑ اُچھلے گا۔ ہماری یہ تربیت نہیں لیکن یہ مت سمجھیں کہ ہم کمزور ہیں، ہمارے پاس زبان بھی موجود ہے اور ہم جواب بھی دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم اپنے ایجنڈے کو آگے لے کر چلتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کو موقع دیا ہے بلکہ میں نے سب کو ایک ایک بار موقع دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اب ہم آگے چلیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ میرے بھائی ہیں۔ انہوں نے مجھے مخاطب ہو کر بات کی ہے تو میں صرف ایک بات clear کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ڈاکٹر قدیر خان نے کہیں پر یہ بات لکھی ہے تو یہ لے آئیں میں resign کروں گا یا یہ resign کریں گے۔۔۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ساہی صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! چونکہ جناب خلیل طاہر سندھو صاحب نے ایک شعر پڑھا تو میں زیادہ اس پر بات نہیں کرنا چاہتا۔ انہوں نے میری تقریر تو

سنی نہیں کیونکہ میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہیں کی، نہ میں نے ایٹمی دھماکوں کو dispute کیا اور نہ ہی میں نے میاں صاحب کے بارے میں کوئی بات کی لیکن ایک پنجابی کا شعر پڑھا تو میں ایک شعر جناب خلیل طاہر سندھو کے بارے میں بھی پڑھنا چاہتا ہوں کہ:

جھوٹ دا سودا ہتھو ہتھ
سچ دا گاہک ٹاواں ٹاواں
شکلوں سارے بندے لگدے
وچوں بندہ ٹاواں ٹاواں
(نعرہ ہائے تحسین)

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم ایجنڈے کو آگے لے کر چلتے ہیں۔ جناب ظہیر عباس کھوکھر صاحب! میں نے آپ کو پورا موقع دیا، جو وقت تھوڑا بچا تھا اس میں، میں نے آپ کو پورا موقع دیا تاکہ ہاؤس میں تھوڑی debate ہو جائے۔ اگر end پر وقت بچا تو آپ کو دوبارہ سے accommodate کیا جائے گا لیکن ہم چاہتے ہیں کہ Call Attention Notices take up کر لئے جائیں کیونکہ وقت کی کمی ہے اور ایجنڈا زیادہ ہے تاکہ آج کا ایجنڈا مکمل کر لیں۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! آپ نے پھر میرا point of view ضرور لینا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں آپ کا point of view لے لوں گا بلکہ ضرور لوں گا پہلے ہم اس ایجنڈے کو مکمل کر لیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1037 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب عمر تنویر نے یہاں پارلیمنٹ کے تقدس پر بات کی تو میں ادھر بیٹھی ہوئی تھی، آپ کی honorable MPA میری colleague، وہ بیٹھی ہیں۔ I don't know her name. She is sitting right next to Mussarat Jamshed Cheema.

کہ حنا پرویز بکواس کرتی ہے یہ ایک دفعہ نہیں کہا Across the floor she kept on saying بلکہ دو دفعہ کہا۔ So I think، یہ جو polarization ہوئی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں یہ چاہ رہا ہوں کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آ جائیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: یہ مناسب بات نہیں ہے۔ You should condemn this.

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ چاہ رہا ہوں کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آ جائیں۔ وہ گفتگو آپ کے علاوہ کسی نے سنی نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آ جائیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: میں بالکل توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آؤں گی لیکن چونکہ میں بیٹھی ہوئی تھی تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آ جائیں۔

MS HINA PERVAIZ BUTT: I don't know her name, I am sorry.

جناب ڈپٹی سپیکر: But I prefer if you come directly to the Call Attention Notice. Anyhow, order in the House. ہم نے ایجنڈے کو چلانا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اگر آپ اس کو چلائیں گی تو because you are the opener of the Call Attention Notices, so let's start it.

MS HINA PERVAIZ BUTT: In this parliament this is democracy that you can't pass a resolution without showing it to the Opposition.

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن ہم نے اس پر voting کرائی ہے so you should participate in the voting as well.

MS HINA PERVAIZ BUTT: But you should at least show it to the Opposition, and if they agree then pass it jointly.

MR DEPUTY SPEAKER: Anyhow I think now we should take up the Call Attention Notice.

شیخوپورہ، فیروزوالہ کے رہائشی کا دوران ڈکیتی قتل

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 30 ستمبر 2022 کی خبر کے مطابق شیخوپورہ تھانہ فیروزوالہ گاؤں بھلے بھانی وال کا رہائشی عظیم اپنی بیوی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر جا رہا تھا علاقہ رچنا ٹاؤن کے قریب دن دیہاڑے ڈاکوؤں نے اُسے روکا اور نقدی و موبائل فون چھین لیا مزید اس کی بیوی کے کانوں سے زبردستی بالیاں نوچنے کی کوشش کی جس پر عظیم نے مزاحمت کی تو اسے گولیاں ماردیں جو موقع پر جاں بحق ہو گیا۔

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کرلیا گیا ہے تو کن دفعات کے تحت نیز اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی نیز اب تک مکمل تفتیش کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ محترمہ حناء پرویز صاحبہ کے پاس جو information ہے انہوں نے یہ اخبار میں خبر پڑھی اور اس کے بعد Call Attention Notice دے دیا لیکن میرے خیال میں اس کے بعد کی development سے یہ آگاہ نہیں ہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس واقعہ کی FIR مقدمہ نمبر 22/2041 مورخہ 29-09-2022 بجرم 302،34/392 تھانہ فیروزوالا ضلع شیخوپورہ دو کس نامعلوم ملزمان کے خلاف درج registered ہوا۔ یہ مقدمہ registered ہونے کے بعد مقامی پولیس نے اس پر investigation شروع کی، forensic lab سے بھی استفادہ کیا گیا اور geo fencing سے بھی استفادہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ہم نے کافی حد تک کام کرکے finger prints وغیرہ حاصل کرلئے ہیں۔ اسی دوران مورخہ 08-10-2022 کو تھانہ فیروزوالا میں ڈکیتی کا ایک واقعہ اور ہوتا ہے۔ اب جو پہلا واقعہ ہوا تھا اس واقعہ کے حوالے سے جس طرح محترمہ حنا پرویز بٹ فرما رہی تھی کہ خاتون کے بیان کے مطابق ایک ملزم ایسا تھا جس کا بازو زخمی تھا تو یہ پولیس کے پاس clue موجود تھا جب یہ دوسرا مقدمہ درج ہوتا ہے تو اس کی اطلاع پولیس کو ملتی ہے تو اس دوران پتا یہ چلتا ہے کہ جب یہ دوسری ڈکیتی 08-10-2022 کو ہو رہی تھی جس کا میں ذکر کر رہا ہوں تو وہاں پر ڈاکوؤں کا مقابلہ ہو جاتا

ہے اور اس میں سے ایک شخص جاں بحق ہو جاتا ہے اور دوسرے کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ جب پولیس مزید ان سے تفتیش کرتی ہے تو وہ اس پہلے واقعہ کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ پہلے واقعہ میں خاتون کا بیان یہ تھا کہ اس شخص کا ایک بازو زخمی تھا تو اس کی بھی وہ تصدیق کرتی ہے اور شناخت بھی کرتی ہے۔ اب اس مقدمے میں چونکہ دو ملزم تھے ایک ہلاک ہو چکا ہے اور دوسرے کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے تو اب مقدمے کو یکسو کر کے انشاءاللہ تعالیٰ چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1038 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنا توجہ دلاؤ نوٹس اس لئے واپس لیتی ہوں چونکہ میں اس کی کارروائی پر مطمئن ہوں۔ شکریہ۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Punjab Road Safety Authority Bill 2022.

مسودہ قانون روڈ سیفٹی اتھارٹی پنجاب 2022

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr Speaker, I introduce the Punjab Road Safety Authority Bill 2022.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Road Safety Authority Bill 2022 has been introduced.

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! Bill introduce ہو چکا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب Chair question put کر دے تو اس وقت کورم point out نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی question put ہو چکا ہے لہٰذا کورم point out نہیں ہو سکتا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں وہ Bill introduce کر چکا ہوں۔ اب دوسرا item Laying of Reports ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs!

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab, for the Audit Year 2017-18.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال18-2017کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

2. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab, for the Audit Year 2017-18.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! business introduce ہو چکا ہے یہ amid of business نہیں ہوتا۔

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

پنجاب (ساؤتھ) کی سترہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی
آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

3. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2019-20.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab (South), for the Audit Year

2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

پنجاب (ساؤتھ) کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2019-20.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

پنجاب (ساؤتھ) دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

5. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of Daanish Schools and Centers of Excellence Punjab (South), for the Audit Year 2019-20.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Daanish Schools and Centers of Excellence Punjab (South), for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

میونسپل کمیٹی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے اکاؤنٹس عرصہ
01-01-2017تا30-06-2018کی سپیشل رپورٹ برائے
آڈٹ سال2018-19کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

6. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr Speaker, I lay the Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Kot Addu, District Muzaffargarh for the period from 01.01.2017 to 30.06.2018, for the Audit Year 2018-19.

MR DEPUTY SPEAKER: The Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Kot Addu, District Muzaffargarh for the period from 01.01.2017 to 30.06.2018, for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

میونسپل کمیٹی عبدالحکیم ضلع خانیوال کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال2019-20کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

7. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr Speaker, I lay the Special Audit

Report on the Accounts of Municipal Committee Abdul Hakim, District Khanewal, for the Audit Year 2019-20.

MR DEPUTY SPEAKER: The Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Abdul Hakim, District Khanewal, for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ آپ قانون کے مطابق غلط کر رہے ہیں۔

8. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS** (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr Speaker, I lay the Performance Audit Report on Establishment of Computer/IT Labs and Provision of Furniture in Government School, District Sahiwal, for the Audit Year 2019-20.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم بھی پورا نہیں ہے اور اذان ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اذان کے لئے رک جائیں۔

(اذان عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 18۔اکتوبر 2022 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔